بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اکابر علماء اہلحدیث و دیوبند کی ۱۵ کتابوں سے

"انتخاب"

تالیف و تحریر

حضرت علامہ محمد ظہور اللہ رضا نوری دام ظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتاب	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکابر علماء اہلِ حدیث و دیوبند کی کتابوں سے انتخاب)
تالیف وتحریر	علامہ محمد ظہور اللہ رضا نوری
اشاعت اوّل	۱۲/ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ/ دسمبر ۲۰۱۵ء
صفحات	104
سرورق	باہو گرافکس
مطبع	بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ	عمران شمس
ہدیہ	/120
ناشران	محمد حسنین رضا، محمد جنید حیدر
ملنے کے پتے	• فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور شریف، اوکاڑہ
	• الصابریہ، 205 علی بلاک اتفاق ٹاؤن لاہور
	• شبیر برادرز 40 اُردو بازار لاہور

یا

براہِ راست رابطہ کریں

• ہاؤس نمبر 481 بلاک 3 سیکٹر C-1 عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور 0336-4542171
0333-4292107

ماخذ

فہرست کتب جن کے اقتباسات سے مدد لی گئی ہے۔

1. مختصر سیرۃ الرسول عربی ﷺ (الشیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی)
2. الشمامۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ ﷺ (مولانا صدیق حسن خان، اہلحدیث عالم)
3. سیرۃ المصطفی ﷺ کامل (امام العصر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، اہلحدیث عالم)
4. فیوض الحرمین (شاہ ولی اللہ دہلوی، محدث و عالم ربانی)
5. کلیات امدادیہ (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، پیر و مرشد علماء دیوبند)
6. سید الکونین ﷺ (مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، اہلحدیث عالم)
7. جمال مصطفی ﷺ (مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، اہلحدیث عالم)
8. نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ (مولانا اشرف علی تھانوی، مشہور دیوبند عالم)
9. خطبات میلاد النبی ﷺ (مولانا اشرف علی تھانوی، مشہور دیوبند عالم)
10. امداد السلوک (مولانا رشید احمد گنگوہی، مشہور دیوبند عالم)
11. امداد المشتاق (مولانا اشرف علی تھانوی، مشہور دیوبند عالم)
12. سیرت النبی ﷺ (مولانا شبلی نعمانی مشہور محقق و سیرت نگار)
13. سیرت سرور عالم ﷺ (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، بانی جماعت اسلامی)
14. سیرت خاتم الانبیا ﷺ (مولانا مفتی محمد شفیع مشہور دیوبند عالم)
15. مومن کے ماہ و سال (ترجمہ مولانا اقبال الدین احمد دیوبند عالم)

سراپائے اقدس ﷺ

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتم المُرسلیں ﷺ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصِدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے اَزَل کے حَسیں، اے ابد کے حَسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سَجَائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّد الاوّلیں، سیّد الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سِکّہ رواں کُل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عَرَب، کیا عَجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے اَنفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
"سِدْرَةُ الْمُنتهى" رہگزر میں تری "قاب قوسین" گردِ سفر ہیں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
مصطفٰے مجتبٰے ﷺ تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دِل کو ہمّت نہیں، لَب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیس اُنفَسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

(ماخوذ از حیاتِ نفیس مع برگِ گل، صفحہ:152: سیّد نفیس الحسینی، مسلّم بزرگ دیوبند)

فہرست

فہرست

ابتدائیہ:

پہلے مجھے پڑھیے!

ربیع الاول شریف کی آمد آمد ہے، دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان سالہا سال سے اپنے آقا تاجدار انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے پرمسرت موقع پر خوش ہوتے ہیں، جشن مناتے ہیں، اور ۱۲ ربیع الاول کو عیدوں کی عید کہتے ہیں۔ حسب استطاعت مسرت وخوشی کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ، جلوس، روشنی، چراغاں، صدقہ وخیرات کا اہتمام کرتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت کے علماء، خطباء، مقررین، محفل میلاد میں فضائل وبرکات میلاد النبی ﷺ بیان کرتے ہیں، ثناء خوان، رسول گلدستہ ہائے نعت بارگاہ نبوی میں پیش کرنے کی سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ ذوق لطیف سے محروم ایسے لوگ بھی ہیں جن کے نزدیک ان تمام امور کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق، واسطہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ تعداد میں بہت کم گویا آٹے میں نمک کے برابر ہیں تاہم وہ وقت بے وقت تقریر اور تحریر کی صورت میں اپنے دل کی بھڑاس خوب نکالتے رہتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ایسے لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کیلئے ان کے مسلک کے اکابر علماء کی کتابوں سے جنہیں یہ لوگ مستند جانتے، مانتے ہیں چند اقتباسات اور حوالہ جات پیش کیے جائیں جن پر یہ لوگ اعتماد کرتے ہیں جن کی تقلید اور پیروی ان کا مسلک، عقیدہ اور دین ہے تاکہ سادہ لوح عوام ان نام نہاد مولویوں کے دھوکے میں نہ آسکیں اور جوش وجذبات کی رو میں بہہ کر واقعات میلاد مصطفیٰ ﷺ کے بیان اور برکات ولادت رسول ﷺ کو "سنی سنائی باتیں" اور "امور بدعت" نہ کہہ سکیں۔ ہمارے ہاں محفل میلاد کا مفہوم فقط تذکرہ ولادت رسول ہے اور اس نعمت پر خوشی، فرحت اور شکر کا اظہار کرنا ہے۔

علماء اہلحدیث ودیوبند کے نام ہماری دست بستہ درخواست ہے کہ جذبہ ایمان اور خلوص دل سے اپنے جمعۃ المبارک کے سامعین اور حلقہ درس کے احباب میں اپنے علماء کی ان کتابوں سے ولادت مصطفیٰ ﷺ کے واقعات، ارہاصات، عجائبات اور برکات کے تذکرے پڑھ کر سناتے رہیں۔ کسی تبصرہ کے بغیر فیصلہ اپنے سامعین پر چھوڑ دیں۔ ہم اہلسنت وجماعت انہی واقعات میلاد کو اپنے میلاد کی محافل میں بیان کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہم ان تحریروں کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور یہ مولوی حضرات اپنے علماء کی تحریریں چھپاتے ہیں اور یوم ولادت پر اظہار فرحت وسرور کو بدعت اور مذموم کہتے ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اگر یہ اپنے مسلک کے اکابر علماء کی کتابوں کا مطالعہ کر لیتے تو ذکر رسول ﷺ کو کبھی حرام یا بدعت کہنے کی کبھی جرات نہ کرتے۔ زیر نظر تحریر اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

شرفِ انتساب

ان بے ربط الفاظ اور شکستہ خیالات کو

بصد ادب و نیاز اپنے مربی و مشفق جانشین و جگر گوشہ فقیہہ اعظم خوشبوئے

نور شیخ الحدیث و تفسیر استاد العلماء فقیہہ دوراں

حضرت صاحبزادہ پیر **محمد محب الله نوری** دامت برکاتہم

کے توسط سے

سیدی و سندی و مولائی فقیہہ اعظم محدث بصیر پوری

نائب امام ابو حنیفہ حجۃ الاسلام، مجمع علم و عرفان،

ابوالخیر پیر **محمد نور الله نعیمی قادری** قدس سرہ العزیز

بانی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور

جن کی نگاہ لطف و کرم سے نجانے کتنے ذرے آسمان علم و فضل پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور جن کے چشمہ فیض سے یہ فیضان میرے والدین، مکرمین الحاج مولانا احمد دین نوری اور والدہ ماجدہ مرحومہ اور خاندان کے تمام افراد تک پہنچا۔ ان کی تربیت نے مجھے اس قابل بنایا کہ کچھ پڑھ سکوں اور لکھ سکوں۔

طالبِ نگاہ کرم:

علامہ محمد ظہور اللہ رضا نوری

غرضِ تالیف

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے ذکر کو فرشِ زمیں تا عرشِ بریں "ورفعنا لك ذكرك" فرما کر بلند کر دیا۔ اظہار ایسے فرمایا کہ نامِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا۔ عرش پر، جنت کے دروازوں پر، قبوں پر، حورانِ جنت کی پیشانی پر، آنکھوں کی پتلیوں پر، جنت کے پتے پتے پر اسمِ محمد ﷺ رقم کر دیا۔ ورفعنا لك ذكرك کا تسلسل ازل سے ابد تک جاری رہے گا۔ عاشقانِ رسول بسلسلہ ولادت باسعادت "میلاد النبی" کے تذکرے سناتے چلے آتے ہیں۔ خصوصاً 12 ربیع الاول کے موقع پر چراغاں کرنا، صدقہ خیرات کرنا، ضیافتِ میلاد کرنا، گھروں کو سجانا۔ یہ اہتمام مسرت و شکر بجالانا معمولِ اہلِ سنت ہے۔

علماءِ اہلِ سنت نے قرآن و حدیث اور عملِ صحابہ سے مستند و مدلّل ذخیرہ کتب تحریر فرمایا اور ثابت کیا کہ میلاد النبی ﷺ کے تذکرے کرنا اللہ کی سنت، رسول اللہ ﷺ کی سنت (منبر پر اپنا تذکرہ فرمایا) عملِ صحابہ، آئمہ محدثین اور سلف صالحین امت ہے۔

لیکن کیا کریں! اس کم علمی، جہالت، ہٹ دھرمی کا! کہ مخالفین و منکرینِ میلاد "میلاد النبی ﷺ" کو "بدعت اور مذموم" کہنے سے باز نہیں آتے۔ زیرِ نظر تحریر اکابر علماء اہل حدیث و دیوبند کی کتابوں سے ولادت باسعادت کے عجائبات، واقعات، ارہاصات، اقتباسات باحوالہ جات من و عن نقل کر دیے گئے ہیں تاکہ انکار کی قطعی گنجائش باقی نہ رہے۔ ساتھ ساتھ خصوصاً علماء اہلِ سنت اور عوام و خواص کیلئے ناقابلِ تردید شواہد و دلائل کی دستاویز کتابی صورت میں پیش کی گئی ہے۔ تاکہ میلاد النبی ﷺ کی تائید اور عقائدِ اہلِ سنت کی حقانیت واضح ہو جائے۔ دُعا ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے نعلینِ مقدسہ کی خیرات اور میلاد النبی ﷺ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو نوازے۔ آمین

مؤلف: علامہ محمد ظہور اللہ رضا نوری

حرفِ محبت

جانشین فقیہ اعظم، خوشبوئے نور، نازشِ علم وفضل، شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت قبلہ صاحبزادہ **محمد محب اللہ نوری قادری** دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین آستانہ نوریہ قادریہ بصیر پور شریف

حضور سرور کائنات ﷺ کی محبت مدار ایمان اور آپ کا ذکر پاک عبادت کی جان ہے--- محبت مجبور کرتی ہے کہ محبوب کا چرچا کیا جائے:

مَنْ اَحَبَّ شَيْئاً اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ---[کنز العمال، علاؤ الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)، مطبوعہ دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن، جلد ۱، صفحہ ۱۰۸/ الجامع صغیر، امام جلال الدین سیوطی، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷۸]

سو محبتِ مصطفیٰ کا تقاضا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت، آپ کے اخلاق جمیلہ، اوصاف حمیدہ، فضائل ومناقب اور معجزات کا تذکرہ ہو، صلوٰۃ وسلام کی کثرت ہو اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ (حضور ﷺ کی تشریف آوری) پر تشکر کے طور پر فرح وسرور کا اظہار کیا جائے اور جب کسی محفل میں یہ تمام چیزیں یک جا ہو جائیں تو وہ مجلس، محفل میلاد یا مولود شریف کا امتیازی نام پاتی ہے---

میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بابرکت محافل کا انعقاد اہل محبت کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے، یوں تو سال بھر ذکر رسول کی یہ محفلیں دلوں کو عشق مصطفیٰ سے گرماتی ہیں، تاہم ربیع الاوّل شریف میں

ان کی رونق اور دوبالا ہو جاتی ہے--- چنانچہ محدث ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَا زَالَ اَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَ الْمِصْرِ وَ الْيَمَنِ وَ الشَّامِ وَ سَائِرِ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَ يَهْتَمُّوْنَ اهْتِمَاماً بَلِيْغاً عَلَى السِّمَاعِ وَ الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ اَجْراً جَزِيْلاً وَ فَوْزاً عَظِيْماً---

[المیلاد النبی، محدث ابن جوزی، مطبوعہ لاہور، صفحہ ۵۹،۵۸]

''حرمین شریفین (مکہ، مدینہ)، مصر، یمن، شام، بلاد عرب اور شرق تا غرب جملہ عالم اسلام کے لوگ میلاد النبی ﷺ کی بابرکت محافل ہمیشہ سے منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں--- ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے ہی خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کی ولادت کے تذکرے اور محافل میلاد کا خصوصی اہتمام کر کے اجر عظیم اور بڑی کامیابی پاتے ہیں''---

اسی مفہوم کو محدث کبیر حضرت ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) نے بھی میلاد النبی کے موضوع پر اپنی جلیل القدر تصنیف ''المورد الروی فی المولد النبوی'' میں بڑے فصیح وبلیغ انداز اور مقفیٰ مسجع کلمات کے ساتھ بیان کیا ہے---

سید العرب والعجم، نبی رحمت، شفیع امت ﷺ کے میلاد پاک کے موضوع پر ہزارہا کتب شائع ہو چکی ہیں اور تا قیامت یہ سلسلۂ خیر جاری رہے گا---

زیر نظر کتابچہ ''میلاد النبی--- علماء اہل حدیث و دیوبند کی کتب سے اقتباسات'' بھی اسی سلسلہ کی حسین کڑی ہے--- اس کے مصنف و مولف مولانا محمد ظہور اللہ رضا نوری بہترین خطیب اور ابھرتے ہوئے قلم کار ہیں، وہ مطالعہ اور تصنیف و تالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں--- اس کتاب میں انھوں نے منکرین میلاد کے کم و بیش پندرہ مسلّم علماء کی کتابوں سے میلاد النبی کی اہمیت، فضیلت اور جواز پر مبنی اقتباسات کو بڑے سلیقے سے پیش کر کے محافل میلاد پر بدعت و شرک کا فتویٰ صادر کرنے والوں کو آئینہ دکھایا ہے---

راقم نے اس کتاب کو طائرانہ اور بعض مقامات سے غائرانہ دیکھا ہے، امید کہ مولانا محمد ظہور اللہ رضا نوری کی یہ کاوش غلط فہمیوں کے شکار افراد کے لیے رہنما اور شکوک و شبہات کے ازالہ کا باعث بنے گی--- اللہ تعالیٰ اس تالیف کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے مقبول خاص و عام بنائے اور حضرت مولف کو مزید دینی خدمات کی توفیق مرحمت فرمائے---

امین بجاہ طٰہٰ و یٰس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحٰبہ

و علماء امتہ و اولیاء ملتہ اجمعین

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ نوریہ قادریہ

مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

مدیر اعلیٰ ماہ نامہ نور الحبیب

بصیر پور شریف

۶ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ

۱۷ دسمبر ۲۰۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخ المشائخ، پیکر شفقت و محبت، پیر طریقت، داعی اتحاد امت

ڈاکٹر پروفیسر محمد ضیاء الحبیب کاظمی صابری دامت برکاتہم العالیہ

بانی و چیئرمین الصابریہ، لاہور

اسلام دینِ فطرت ہے، اسلامی معاشرے کے افراد کو "ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰه" کی نوید سنا کر انہیں اظہارِ جذبات کا فکری حق دیتا ہے، کہیں رحمت و فضلِ ربانی کی بہاریں لوٹنے والوں کو تحدیثِ نعمت، تفریح و مسرت کی ترغیب دی جارہی ہے، کہیں ناسپاس افراد کو اسلامی معاشرے کی رکنیت سے خارج کیا جارہا ہے۔

اسلامی فطرت کے عین مطابق حضور ختمی مرتبت رحمتِ عالم نورِ مجسم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری امت روزِ اول سے اب تک اپنے آقا و مولا علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت پورے تزک و احتشام اور ادب و احترام سے مناتی چلی آرہی ہے، کسی صدی کا کوئی سال، کسی سال کا کوئی مہینہ، کسی مہینہ کا کوئی کا کوئی دن، کسی دن کی کوئی ساعت ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کو پورا نہ فرما رہا ہو، اس وعدہ ربانی کو ذہن میں رکھ کر "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى" پر غور فرمائیں تو آج کے دور میں ذکرِ مصطفیٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں اہلِ محبت کی اداؤں اور اظہارِ عقیدت کے انداز کو سمجھنا دشوار نہیں رہے گا، یہ وعدہ اور پیش گوئی بتا رہی ہے کہ حبیبِ خدا علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی اپنے آقا سے اپنی محبت کا اظہار گذشتہ سے بڑھ کر کریں گے۔

زیرِ نظر اقتباسات سے غرض یقیناً مسلمانوں کے اتفاق و اجتماع کو قائم رکھنا اور اس مغالطے کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہے، جو مسلمانوں کے اتحاد کو مزید ختم کرنے

کے لیے پیدا کیا جارہا ہے، زیرِ نظر کتابچہ میں نبی کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے تاریخ یوم میلاد کے حوالہ سے دلائل جمع کیے گئے ہیں۔

رحمتِ عالم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری امت کا اور اسلافِ امت سے علمائے حق کا اس بات پر اجماع ہے کہ رحمتِ عالمیاں علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہی ہے، اس تاریخ کے ہونے پر درجنوں، بیسیوں حوالہ جات موجود ہیں، لیکن زیر نظر کتابچہ میں اس مکتبِ فکر کے علماء کے دلائل پیش کیے گئے ہیں جو آج نبی کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے جشن منانے کو نعوذ باللہ بدعت و شرک قرار دیتا ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ میں عالمِ نبیل فاضلِ جلیل حضرت علامہ مولٰنا عزیز القدر جناب محمد ظہور اللہ رضا نوری طال اللہ عمرہ فضلہ نے خوب محنت کے ساتھ یہ اقتباسات جمع فرمائے، اللہ کریم حضرت مولٰنا زید مجدہ کی اس خوبصورت سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر اپنے کلمات کے آخر میں قارئین کو دعوتِ فکر دیتا ہے......

دلائل آپ کے سامنے ہیں فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے

اپنے پیارے نبی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی منانا عشقِ رسول کا اولین تقاضا ہے۔

محفلِ میلاد کیا ہے؟؟ ذکرِ مصطفیٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سننے اور سنانے کے بہانے! کون ایمان والا ہوگا جو اُس جانِ ایمان علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے منہ موڑے گا؟ خدا کی قسم محبت تو خود بخود ذکرِ حبیب کے لیے مجبور ہوتی ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں حدیثِ پاک بیان فرماتے ہیں:

"مَنْ اَحَبَّ شَیْئاً فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ"

مولٰنا جامی فرما گئے......

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ — کہ در وے بود قیل و قالِ محمد

طالبِ خیر: ضیاء الحبیب کاظمی صابری

کتاب مختصر سیرۃ الرسول عربی ﷺ

الشیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی

(شیخ نجد کے پوتے کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے)

(اقتباس) ولد علیہ السلام لثمان خلون من ربیع الاول وقیل العشر ،وقیل الاثنتی عشرۃ، یوم الاثنین و روی البیہقی انہ ﷺ ولد مختوناً مسروراً۔ قال العباس: فاعجب عبد المطلب جدہ وحظی عندہ، وقال:لیکونن لھذا شان۔ وذکر البیہقی ایضاً انہ ، لما کانت اللیلۃ التی ولد فیھا رسول اللہ ﷺ ارتج ایوان کسریٰ و سقط منہ اربع عشر شرفۃ،وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلک من الف عام، و غاضت بحیرۃ ساوۃ۔ وفی سقوط الاربع عشرۃ شرفۃ اشارۃ الی انہ یملک منھم ملوک و ملکات بعد د الشرفات، وقد ملک منھم فی اربع سنین عشرۃ وملک الباقون الی خلافۃ عثمان۔ وروی احمد وغیرہ عن العرباض بن ساریۃ عن النبی ﷺ قال"انی عند اللہ فی ام الکتاب خاتم النبین" وان آدم لمنجدل فی طینتہ وسوف انبئکم بتاویل ذلک:دعوۃ ابی ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ قومہ، ورئویا امی التی رات انہ، خرج منھا نور اضاء ت لہ قصور الشام، و کذلک امھات المئومنین یرین۔ وعن میسرۃ الضبی قال:قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا؟ وفی روایۃ متی کتبت نبیاً؟ قال"و آدم بین الروح والجسد" وروی ابن سعد ان ام رسول اللہ ﷺ قالت :لما ولدتہ خرج من فرجی نور اضاء ت لہ قصور الشام، ولدتہ نظیفاً ما بہ قذر، والی ھذا اشار العباس بن عبد المطلب فی شعرہ حیث قال:

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاء ت بنورک الافق

ونحن فی ذلک الضیاء وفی النور فسبل الرشاد نخترق

(عربی عبارت بلفظہٖ)

ترجمہ: از شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق، اہلحدیث عالم
باہتمام محمد بن مدنی عبد الغفور جامعہ اثریہ جہلم۔ (کتاب مختصر سیرۃ الرسول اردو)

عجائبات ولادت باسعادت: (اقتباس کا ترجمہ، عنوان از مرتب)

آپ ﷺ ربیع الاول کی ۹ یا ۱۰ یا ۱۲ تاریخ کو پیر کے دن پیدا ہوئے۔ بیہقی کی روایت کے مطابق آپ ﷺ مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ کے دادا عبد المطلب آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ ان کے نزدیک آپ ﷺ کا بہت بڑا مرتبہ تھا اور کہتے کہ آئندہ چل کر اس بچے کا شان بہت بلند ہوگا۔ بیہقی نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جس رات آپ کی ولادت باسعادت ہوئی کسریٰ کا محل لرز گیا۔ اس کے ۱۴ کنگرے گر پڑے۔ فارس کی آگ جو متواتر ایک ہزار سال سے جل رہی تھی، بجھ گئی۔ اور بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہو گیا۔ چودہ کنگرے گرنے سے اس طرف اشارہ تھا کہ اس خاندان سے کنگروں کی تعداد مطابق ۱۴ مرد اور عورتیں بادشاہ ہوں گی۔ چنانچہ چار سال کے عرصہ میں ان کے دس بادشاہ ہو گزرے تھے اور باقی حضرت عثمانؓ کی خلافت تک پورے ہو گئے۔ امام احمد عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی تک گندھی ہوئی مٹی کی صورت میں پڑے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محل چمک اٹھے ہیں۔ میسرہ ضبی کہتے ہیں "میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کب نبی ہوئے تھے اور آپ کب نبی لکھے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے" ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی والدہ نے فرمایا جب آپ ﷺ پیدا ہوئے اس

وقت مجھ سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل جگمگانے لگے۔ آپ ﷺ صاف ستھرے پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے جسم پر میل کچیل مطلق نہیں تھا۔ حضرت عباسؓ نے اپنے اشعار میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

ترجمہ اشعار: آپ ﷺ جب پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ ﷺ کے نور سے کنارے روشن ہو گئے اور ہم اسی نور سے متمتع ہیں اور اس کی روشنی میں ہدایت کے راستے ہموار کیے جا رہے ہیں۔ (عربی اقتباس کا ترجمہ بلفظہ)

تبصرہ: محترم قارئین عربی مع ترجمہ حاضر خدمت ہے۔ خط کشیدہ سطروں کو بار بار پڑھیے، ولادت ۱۲ ربیع الاول پیر ہے۔ آپ ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے دادا مسرور ہوئے، آپ ﷺ دعائے خلیل علیہ السلام ہیں اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اپنی ماں کا خواب ہیں۔ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ فرمایا! میری ماں نے دیکھا باوقت ولادت ایک نور روشن ہوا جس سے شام کے محلات جگمگا اٹھے۔ آپ ﷺ کے جسم اقدس پر میل، کچیل نہ تھی۔ یہ تذکرہ ولادت باسعادت نہیں تو کیا ہے؟ اس پر حضور ﷺ کے چچا جان حضرت عباسؓ کے اشعار ملاحظہ فرمائیے جو آپ کی تشریف آوری خصوصاً ولادت کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی۔ علماء اہلسنت، خطباء، مقررین، محفل میلاد میں ان واقعات ولادت کے علاوہ کیا بیان کرتے ہیں یقیناً یہ روایات مستند، معتبر اور قابل اعتماد ہیں کیونکہ شیخ نجد کے پوتے شیخ عبد اللہ بیان کرنے والے ہیں اور ترجمہ معروف اہلحدیث عالم نے کیا ہے۔ مزید اقتباسات میلاد ملاحظہ فرمائیے۔

اقتباس مختصر سیرۃ الرسول ﷺ الشیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی۔

صفحہ نمبر 13: وارضعته ﷺ ثويبة عتيقة ابي لهب، اعتقها حين بشرته بولادته ﷺ وقدروى ابو لهب بعد موته في النوم فقيل له: ما حالك؟ فقال: في النار، الا انه خفف عني كل اثنين وامص من بين اصبعي هاتين ماء۔ واشار براس اصبعه۔ وان ذلك باعتاقي ثويبة عند ما بشرتني بولادة النبي ﷺ

وبارضاعها له قال ابن الجوزی:فاذا کان هذا ابو لهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی بفرحه لیلة مولد النبی ﷺ به فما حال المسلم الموحد من امته یسر بمولده؟ (بلفظه)

ترجمہ:از شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق اہلحدیث عالم

ولادت پر خوشی کا انعام:(عنوان از مرتب)

آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری ثویبہ نے ابولہب کو پہنچائی تو اس نے اس خوشی میں ان کو آزاد کر دیا ان ثویبہ نے ہی آپ ﷺ کو پہلے پہل دودھ پلایا۔ کسی نے ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ بولا جہنم میں ہوں۔ ہاں پیر کے دن میرے عذاب میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور دونوں انگلیوں کے درمیان سے کچھ پانی چوستا ہوں (اور اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کیا) اور اس کا سبب نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنانے پر میرا ثویبہ کو آزاد کرنا اور اس ثویبہ کا آپ ﷺ کو دودھ پلانا ہے ۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں جب ابولہب کافر کا جس کی قرآن نے مذمت بیان کی ہے آپ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ ﷺ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہے۔ (ترجمہ بلفظہ)

تبصرہ: قارئین عربی عبارت اور اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ نمایاں کی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے ۔ ابولہب نے ولادت باسعادت مصطفیٰ ﷺ پر ثویبہ کو آزاد کر دیا ہے پھر مرنے کے بعد خواب میں کسی نے دیکھا (حضرت عباسؓ) اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ بولا جہنم میں ہوں اور پیر کے دن عذاب قبر میں کمی ہو جاتی ہے اور انگلیوں سے پانی چوستا ہوں یہ یوم ولادت پر خوشی کا انعام ہے۔ اس سے قبر کی زندگی اور پھر عذاب قبر اور راحت قبر کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اور یہ راحت اور انعام کا سبب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری سنانے پر ثویبہ کو

آزاد کرنا اور رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانا بتایا جا رہا ہے۔ اس پر مصنف سیرۃ الرسول ﷺ الشیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی مزید تائید کے لیے عظیم محدث علامہ ابن جوزی کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب ابولہب کافر جس کی قرآن مجید نے مذمت کی ہے آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوش ہونے سے اس حال میں ہے یعنی انعام اور راحت پا رہا ہے تو امت مصطفیٰ ﷺ کے موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ ﷺ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہے۔ (تمام واقعہ صحیح بخاری میں بھی ہے)۔ یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ ترجمہ نگار نے حاشیہ میں یوں تحریف اور خیانت کی کہ اس روایت سے مروجہ عید میلاد النبی ﷺ پر استدلال باطل ہے اور مشرک کے تمام اعمال باطل ہیں اور یہ واقعہ خواب کا ہے جس پر عقیدہ و عمل کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی پھر اعتراف کر کے اقرار کیا۔ رہی بات آنحضور ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری پر مسرور اور خوش ہونے کی تو کون مسلمان اس سے خوش نہ ہوگا۔ قارئین محترم حقائق آپ کے سامنے، فیصلہ آپ کا، مصنف کی عبارت اور ترجمہ نگار کی حاشیہ آرائی، سچا کون مصنف یا مترجم؟۔

کتاب الشمامة العنبریه من مولد حیر البریة:(از نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مشہور اہلحدیث عالم)۔ 1305ھ کے چند روح پرور ایمان افروز اقتباسات کا مطالعہ فرمائیں۔

ربیع الاول میں ذکر ولادت ﷺ:(عنوان از مرتب)

اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت ﷺ نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع (ہفتہ وار) یا ہر ماہ میں التزام (لازم) کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و سمت و دل وہدی و ولادت و وفات آنحضرت ﷺ کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں۔

ولادت باسعادت کے عنوان پر صفحہ نمبر 7 پر تحریر کرتے ہیں کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام فیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ مختار اہلحدیث یہ ہے کہ ہشتم

ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔قالہ القسطلانی،ابن عباس وجبیر بن مطعم بھی اسی طرف گئے ہیں۔ مختار اہل معرفت تو تاریخ بھی یہی ہے۔اس کو حمیدی وابن حزم وقضاعی نے اختیار کیا۔بعض نے کہا دہم اور بعض نے کہا دوازدہم ماہ مذکور کو اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے۔ طیبی نے کہا روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق انتہیٰ۔

تبصرہ:

قارئین غور فرمائیں کہ نواب صدیق حسن خان مشہور اہلحدیث عالم بار بار ولادت باسعادت کا تذکرہ کیا اور خاص طور پر ۱۲ ربیع الاول بروز پیر کا تین بار ذکر کرنے کے بعد لکھا۔جمہور علماء کا قول یہی ہے پھر اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے اور بالاتفاق کہہ کر مزید تائید کر دی ہے۔تا کہ تاریخ ولادت کا اختلاف باقی نہ رہے۔نواب صدیق حسن خان کس طرح ذکر ولادت رسول ﷺ کو ہفتہ وار یا ماہانہ انعقاد کرنے کو لازم فرما رہے ہیں۔خصوصاً ربیع الاول کے ایام کو بالکل خالی نہ چھوڑا جائے کی تاکید کر رہے ہیں یعنی ماہ ربیع الاول جو ولادت مصطفیٰ ﷺ کا مہینہ ہے خوب ذکر ولادت کرنا چاہیئے۔

ہماری درخواست ہے کہ اہلحدیث اور دیوبند مسلک کی پیروی کرنے والے اگر اپنے اکابر علماء کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں اور ان کتابوں سے واقعات ولادت باسعادت پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں تو یقیناً میلاد النبی ﷺ پر خوش ہونے اور اظہار شکر کرنے سے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔مزید اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 8:

برکات یوم ولادت اور جھنڈے (عنوان از مرتب)

اور شکم مادر سے ہاتھ پر شفاء ام عبد الرحمٰن بن عوف کے اترے۔نگاہ طرف

آسمان کے تھی دونوں ہاتھ زمین پر تھے اس میں جو اشارہ ہے وہ مخفی نہیں ہے سرگیں چشم، پاکیزہ تن، ناف بریدہ، ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔اسی صفحہ پر ہے ماثبت بالسنہ میں کہا ہے کہ جب آمنہ کو حمل حضرت کا رہا عجائب ظاہر ہوئے۔قریش جدب شدید وضیق عظیم میں گرفتار تھے۔حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہو گئی،درخت پھل لائے،ہر طرف سے مال آنے لگا۔اس سال کا نام سنة الفتح والابتهاج ٹھہرا۔ابن اسحاق نے کہا حمل میں کسی نے آمنہ سے کہا تجھ کو حمل اس امت کے سید کا ہے۔صفحہ نمبر ۹ پر بروایت ابن عباس آمنہ کہتی تھیں جب حمل چھ مہینے کا ہوا خواب میں کسی نے مجھ سے کہا انك حملت بخير العالمين فاذا ولدت فسميه محمدا واكتمي شانه اور میں نے سفید چڑیاں دیکھیں جن کی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔کچھ مرد عورت ہوا میں دیکھے ان کے ہاتھ میں چاندی کی صراحیاں تھیں۔میں نے مشارق ومغارب کو دیکھا تین علم (جھنڈے) دیکھے۔ایک مشرق میں،ایک مغرب میں،ایک پشت کعبہ پر۔مجھ کو درد ولادت ہوا،حضرت پیدا ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ سجدے میں ہیں اور انگلی طرف آسمان کے جیسے کوئی متضرع متبہل ہو پھر ایک سفید بادل آسمان کی طرف سے آیا اس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا ایک منادی نے ندا کی کہ اس کو مشارق ومغارب زمین میں پھراؤ اور بحار (سمندروں) میں داخل کرو کہ وہ اس کے نام و نشان وصورت کو پہچان لیں۔یہ ماحی ہے (مٹانے والا)۔اس ﷺ کے زمانے میں ہر شرک مٹ جائے گا۔پھر وہ بادل کھل گیا ایک جماعت نے کہا آمنہ کہتی ہیں جب حضرت ﷺ شکم سے جدا ہوئے آپ ﷺ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے مابین مشرق ومغرب چمک اٹھا جب زمین پر گرے مسبحہ (انگشت شہادت) سے اشارہ کیا۔حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے۔میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا اس وقت کہ آدم اپنی خاک میں منجدل تھے۔میں خبر دوں گا تم کو اس حال کی میں دعوت (دعا) ہوں اپنے باپ ابراہیم کی اور بشارت ہوں عیسیٰ کی اور خواب ہوں اپنی ماں کی۔انبیاء کی مائیں اسی طرح دیکھتی ہیں۔حضرت ﷺ کی ماں نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے قصور (محلات) شام نظر آئے۔

اخرجه احمد والبزار و الطبراني ولحاكم والبيهقي حافظ ابن حجر کہتے ہیں صححه ابن حبان و الحاكم وله طرق كثيرة والى هذا اشار العباس بن عبد المطلب في شعره حيث قال ۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاء ت بنورك الافق

ونحن في ذلك الضياء وفي النور فسبل الرشاد نخترق

(عربی عبارت بلفظہٖ)

تبصرہ: قارئین محترم الشمامۃ العنبر یہ کی عنبر افزاء ولادت باسعادت (میلاد النبی) کی تحریر کو آپ نے پڑھا۔ ذکر ولادت کے ایک ایک لفظ سے عقائد اہلسنت کی جھلک دکھائی دے رہی ہے اور تائید ہو رہی ہے۔ الفاظ ملاحظہ فرمایئے سرگیں چشم، پاکیزہ تن، ناف بریدہ، ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ سیدہ آمنہؓ کے حمل مصطفیٰ ﷺ آتے ہی برکات ظاہر ہوئیں۔ زمین سرسبز ہوگئی، درخت پھل لائے۔ اس سال کا نام فتح، فراخی اور کشادگی کا سال رکھا گیا۔ امت کے سردار کی آمد ہے۔ حضرت آمنہؓ کا بیان ہے کہ میں نے زمین مشارق و مغارب کو دیکھا 3 جھنڈے مشرق، مغرب اور پشت کعبہ پر گاڑے جا رہے ہیں۔ مشارق اور مغارب اور تمام کائنات کی سیر کرائی جا رہی ہے۔ نور مصطفیٰ ﷺ سے مشرق، مغرب چمک اٹھا۔ آپ ﷺ دعائے خلیل علیہ السلام، بشارت عیسیٰ اور اپنی ماں کا خواب بن کر جلوہ گر ہوئے۔ اور وقت ولادت ایسا نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات نظر آ رہے ہیں۔ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی نعت کے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ قارئین کرام مخالفین میلاد النبی ﷺ ذکر ولادت کو بدعت اور مذموم کہنے والے ان روایاتِ ذکر ولادت کا انکار کر سکتے ہیں؟ اپنے اکابر علماء اہلحدیث کے بارے میں کیا فتویٰ دیں گے؟ ذرا دل تھام کر آخری چند جملے ضرور پڑھ لیجئے۔ نواب صدیق حسن خان ذکر میلاد سن کر خوش نہ ہونے والوں کے بارے صفحہ نمبر 12 پر فیصلہ صادر کرتے ہیں۔ ''سو جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت (خوشی) حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں''۔ امید

ہے توحید کے دعوے دار اور ٹھیکے دار کو اس فیصلہ سے انکار نہ ہوگا۔ اور میلاد النبی ﷺ پر فرحت اور خوشی بھی ہوگی اور اس نعمت کے ملنے یعنی ولادت مصطفیٰ ﷺ پر شکر خدا بجا لائے گا۔

عصر حاضر کے نامور اہلحدیث عالم بزرگ امام العصر حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی کتاب سیرت المصطفیٰ ﷺ کامل کے حوالہ جات اور اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔ یاد رہے سیرت المصطفیٰ ﷺ کی تاریخ طباعت مسودہ پر یکم مارچ ۱۹۴۱ درج ہے اور نعمانی کتب خانہ لاہور نے ۲۰۰۲ء میں طبع کیا ہے۔

کتاب سیرۃ المصطفیٰ ﷺ کامل:

ولادت وخاندان:

صفحہ نمبر 153 پر میر ابراہیم سیالکوٹی رقم طراز ہیں کہ یہ واقعہ اصحاب الفیل کے ۵۰ روز بعد یا کچھ اوپر موسم بہار کے ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن بوقت صبح صادق آفتاب ہدایت (سراجا منیرا) کا ظلمت کدہ زمین پر ظہور ہوا۔ اللّٰھم صل وسلم علیہ۔ مولانا حالی مرحوم اپنی مشہور و مقبول مسدس میں کہا

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا   دعائے خلیل اور نوید مسیحا

نوٹ: مولانا ابراہیم سیالکوٹی دوشنبہ پر حاشیہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ تاریخ کے متعلق قدرے اختلاف ہے۔ عام روایت ۱۲ ربیع الاول ہے۔ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۵۴ پر تحریر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خبر آپ کے ضعیف العمر دادا کو پہنچائی گئی جس پر وہ از حد خوش ہوئے۔ اسی طرح عبدالمطلب کے دوسرے بیٹوں کے گھروں میں بھی نہایت خوشی ہوئی۔ قدرتی طور پر آپ ﷺ کا حلیہ، خط و خال اور حسن خداداد اپنے والد کے حلیہ اور حسن کا جواب تھا عالم مسرت میں سب کو یہی خیال گزرا کہ مرحوم عبداللہؓ دوبارہ آگئے ہیں۔ تو یہ

آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی لونڈی تھیں۔اس نے نہایت خوشی سے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر اپنے مالک ابولہب کو پہنچائی کہ آپ کے مرحوم بھائی عبداللہ کے ہاں فرزند ارجمند پیدا ہوئے۔ابولہب کو اس سے اس قدر خوشی ہوئی کہ اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی فرزند ارجمند پیدا ہوا پر حاشیہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس عاجز محمد ابراہیم میر کے نزدیک صحیح بخاری کی روایت درست ہے۔کیونکہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ ابولہب موت کے بعد اپنے ایک قریبی رشتہ دار کو خواب میں ملا اور اس نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے کوئی آسائش نہیں سوائے اس کے کہ مجھے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے بہت تھوڑا سا پانی مل جاتا ہے۔ظاہر ہے ثویبہ کی آزادی اس کے لیے موجب ثواب یا راحت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں ہو۔

تبصرہ: قارئین کرام جیسا آپ پڑھ چکے ہیں میر ابراہیم سیالکوٹی ولادت مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کے تذکرے بیان کرتے ہوئے ۱۲ ربیع الاول تاریخ میلاد کے ساتھ ساتھ ابولہب کے مرنے کے بعد انعام کی روایت بیان کرتے ہیں اور برملا اعتراف کرتے ہیں کہ اس عاجز ابراہیم میر کے نزدیک صحیح بخاری کی روایت درست ہے۔اور یہ ثواب اور راحت ولادت مبارک کی خوشی میں ہے۔یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ مختصر سیرت الرسول کے ترجمہ نگار نے خیانت کرتے ہوئے لکھا یہ واقعہ خواب کا ہے جس پر عقیدہ و عمل کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی اور مشرک کے تمام اعمال باطل ہیں۔جبکہ میر ابراہیم سیالکوٹی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ صحیح بخاری کی روایت درست ہے جیسا کہ ابولہب مشرک کو ولادت باسعادت کی خوشی پر ثویبہ کو آزاد کرنے پر قبر میں راحت اور پیاس بجھانے کیلئے پانی مل جاتا ہے۔ثابت ہوا مشرک کہ تمام اعمال باطل ہیں مگر ولادت مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کا اظہار کرنا اللہ کے ہاں محبوب ہے۔

محمد ﷺ نام رکھنا:

سیرت المصطفیٰ ﷺ کامل کے صفحہ نمبر ۱۵۵ پر ولادت رسول کے حوالے سے تحریر

کیا کہ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کے دادا کو خبر پہنچائی اور بلا بھیجا۔عبدالمطلب آئے اور اپنے مرحوم بیٹے کی یادگار کو دیکھا۔حضرت آمنہؓ خاتون نے جو خواب حالت حمل میں دیکھا تھا اور ہاتف غیبی سے محمد ﷺ نام رکھنا جو سنا تھا۔وہ اپنے مہربان خسر سے کہہ سنایا۔عبدالمطلب آپ ﷺ کو گود میں اٹھا کر برکت کے لیے خانہ کعبہ میں لائے اور آپ ﷺ کے لیے خدائے تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے آپ ﷺ کی والدہ کے پاس واپس لے آئے۔مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی سیدہ آمنہؓ کے خواب پر حاشیہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بی بی آمنہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ ابھی میرے شکم میں تھے کہ مجھے خواب میں کسی (ہاتف) نے کہا کہ تیرے شکم میں اس امت کا سردار ہے جب وہ (پیدا ہو کر)زمین پر پڑے تو کہنا۔میں اسے (خدائے) واحد کی پناہ میں دیتی ہوں ہر حاسد کی شرارت سے اور اس کا نام محمد ﷺ رکھنا "سیرت ابن ہشام" میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہؓ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات دیکھ لیے۔یہ عاجز کہتا ہے کہ یہ بصریٰ وہی شہر ہے جہاں پر آنحضرت ﷺ خورد سالی میں اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ سفر میں گئے تھے۔

تبصرہ: قارئین کرام آپ پڑھ چکے ہیں کہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی اہلحدیث ولادت مصطفیٰ پر آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ رکھے جانے اور اللہ کی پناہ میں دینے کا بیان کرتے ہیں۔سیدہ آمنہؓ کے بطن اطہر سے نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ گری پر ملک شام کے شہر بصرہ کے محلات دیکھ رہی ہیں۔علماء اہلسنت محافل میلاد النبی ﷺ میں یہی روایات تو بیان کرتے ہیں پھر موجودہ اہلحدیث حضرات میں تضاد کیوں اور انکار کیوں۔

سیرت المصطفیٰ ﷺ کے صفحہ ۱۹۳ پر بعض ارہاصات کے عنوان سے ولادت شریفہ سے قبل کے تمام امور اور علامات بیان کرتے ہیں۔لیجئے آپ کی نذر کرتے ہیں۔پڑھیے فیصلہ خود فرمائیے۔

محلہ روشن ہو گیا: (عنوان از مرتب)

آپ ﷺ کی ولادت کے نزدیک اوراس کے بعد آپ ﷺ کی نبوت کے علامات میں سے جو کچھ ظاہر ہوااس میں سے ایک وہ ہے جسے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اوراس نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں آنحضرت ﷺ کی والدہ (ماجدہ حضرت) آمنہ خاتون کے پاس تھی۔ جب آپ کو دردِزہ شروع ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ نیچے جھک رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ جب آپ وضع سے فارغ ہوئیں تو آپ سے ایک نور نکلا جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہو گیا اوراس حدیث کی شاہد عرباض بن ساریہؓ کی حدیث ہے۔ جو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں (خدا کے علم میں) اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام گیلی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور ابھی تم کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں جو انہوں نے میری بابت کی تھی، مولانا حالی فرماتے ہیں:

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا — دعائے خلیل اور نوید مسیحا

اور اپنی والدہ ماجدہ کی رویت (خواب) ہوں جو انہوں نے دیکھی تھی اور انبیاء علیہ السلام کی مائیں اسی طرح دیکھتی آئیں ہیں اور بے شک رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا۔ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے اور امام حاکم نے اور حضرت ابوامامہ کی حدیث میں بھی اسی طرح ہے جو امام احمد نے روایت کی اور امام ابن اسحاق نے ثور بن یزید سے اوراس نے خالد بن معدان سے اور وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور کہا کہ علاقہ شام کا شہر بصریٰ روشن ہو گیا۔

حلیمہ سعدیہ کے گھر برکتیں:

مزید لکھا آپ ﷺ کی شیر خوارگی کے قصے میں ابن اسحٰق کے طریق سے باسناد دایہ حلیمہ

سعدیہؓ ایک لمبی حدیث بیان کی اس میں علامات (نبوت) میں سے یہ بھی ہیں "اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہو جانا اوراس کی اونٹنی کا دودھ دینا، حالانکہ وہ زیادہ لاغر ہو گئی تھی اور آپ کی سواری کے گدھے کا تیز رو ہو جانا اوراس کے بعد دایہ حلیمہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہو جانا اوراس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی اوراس کی کاشت کا بہت جمنا اور اگنا اور دو فرشتوں کا آپ کا سینہ مبارک شق کرنا۔ صفحہ ۱۹۵ پر تحریر کرتے ہیں جس رات کو آنحضرت ﷺ تولد ہوئے۔ کسرائے ایران کا محل ٹوٹ گیا اوراس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور (آتش پرست) فارسیوں کی (عبادت کی) آگ بجھ گئی اور وہ اس سے پہلے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی اور بحیرہ سادہ کا پانی نیچے چلا گیا۔

تبصرہ: قارئین کرام آپ پڑھ چکے وقت ولادت مبارکہ ستارے زمین کی طرف جھک رہے ہیں گویا ستاروں کی روشنی جھک جھک کر آمنہؓ کے گھر سلامی پیش کر رہی ہے۔ بوقت ولادت نور مصطفیٰ ﷺ سے گھر روشن، محلّہ روشن، کائنات روشن نور ہی نور بکھر گیا یہ نور مصطفیٰ ﷺ کی چمک دمک ہے اور حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے گھر آمد مصطفیٰ ﷺ پر برکتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ سواری تیز ہو جاتی ہے، بکریوں کا دودھ بڑھ جاتا ہے، زمین کی پیداوار میں فراوانی ہو جاتی ہے یہ سب برکات ولادت مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یہی تو میلادِ رسول ہے کہ امتی اپنے آقا کریم علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے تذکرے سے ایمان تازہ کرتے ہیں۔

نور مصطفیٰ ﷺ کی کرامت:

عبداللہ بن عبدالمطلب آنحضرت ﷺ کے والد ماجد کے عنوان سے صفحہ نمبر ۱۰۱ پر تحریر کیا۔ عبداللہ اپنی ماں کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور عبدالمطلب کو سب سے زیادہ پیارے تھے، یہ پیار ایک قدرتی کشش کے ماتحت تھا اور اس کا مرکز وہ نور تھا جو اوپر کے آباؤ اجداد سے منتقل ہو کر عبداللہ کی مبارک پیشانی میں چمکتا تھا۔ علامہ محمود شکری اپنی مایہ ناز کتاب

"بلوغ الارب فی احوال العرب" میں عبد مناف کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"عبد مناف کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے قمر البطحا (سنگستان مکہ کا چاند) کہتے تھے۔ آپ بتوں کو برا جانتے تھے اور آپ پر نبی کریم ﷺ کا نور ظاہر و آشکارا تھا"۔

اسی طرح عبد مناف کے بیٹے ہاشم کے بیان میں فرماتے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا اور جس شئے کے پاس سے گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔

اسی طرح ہاشم کے سپوت عبد المطلب کی بابت لکھتے ہیں:

و کان مجاب الدعوۃ (صفحہ 355 جلد اول) یعنی آپ مستجاب الدعوات تھے اور دوسرے موقع پر فرماتے ہیں:

"اور عبد المطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خدوخال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔" (صفحہ 312 جلد 2، احوال کعب بن لوی)

اسی طرح خود حضرت عبد اللہ بھی نور کے پتلے اور حسن و جمال کے مجسمے تھے۔

مورخ و محدث ابن جریر طبری امام زہری سے نقل کر کے لکھتے ہیں۔

ان عبد اللہ بن المطلب کان اجمل رجال قریش (جلد 2 صفحہ 176)

یعنی "عبد اللہ بن عبد المطلب قریشیوں میں سب سے زیادہ صاحب حسن و جمال تھے۔"

اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عبد اللہ کا یہ نور موروثی تھا۔ اسی وجہ سے جو کوئی آپ کی طرف دیکھتا آپ آنکھوں کے راستے اس کے دل میں اتر جاتے۔

تبصرہ: محترم قارئین نور مصطفیٰ ﷺ نے کس کس کو باکرامت فرمایا، جناب عبد مناف حسن و جمال کے پیکر، جناب ہاشم کا چہرہ موتی کی طرح چمکتا جو دیکھتا ہاتھ چوم لیتا ہے جہاں جہاں سے گزرتے وہ تعظیماً سجدے کرتے ہیں۔ یہ سب نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ آرائیاں ہیں۔

آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب مستجاب الدعوات ہیں (یعنی دعاؤں کی قبولیت والے تھے) ان کے چہرے سے نور مصطفیٰ ﷺ پھوٹ پھوٹ کر آشکار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت عبد

اللہ (والد مصطفیٰ ﷺ) نور کے پتلے، تمام قریشیوں میں حسن و جمال والے تھے۔ یہ سب نور موروثی ہے اور یہ نور مصطفیٰ ﷺ کی کرامات کا تسلسل ہے۔

ولادت باسعادت کے حسین تذکرے کے بعد مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والدین کے ایمان کے حوالے سے چند باتیں پیش خدمت کر دی جائیں تا کہ اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کہ والدین مصطفیٰ ﷺ کے مومن ہونے پر مضبوط دلیل سے تائید حاصل ہو جائے۔

والدین مصطفیٰ ﷺ کا دین توحید اور اسلام تھا

عام طور پر بعض علماء اہلحدیث و دیوبند نے دانستہ یا نادانستہ طور پر والدین مصطفیٰ ﷺ کی طرف کفر اور بت پرستی کی نسبت کرتے ہیں۔ (اللہ کی پناہ) اس پر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی سیرت المصطفیٰ ﷺ کامل کے مختلف مقامات پر گفتگو کرتے ہیں۔ (بحوالہ صفحہ نمبر 128) جو لوگ رسول خدا ﷺ کے والدین کی طرف کفر و بت پرستی کی نسبت کرتے ہیں، ہم ان کے سامنے قرآن مجید کی یہ نصیحت ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

"اس بری نسبت کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل نہ کرو اور محض اس وہم سے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے۔ سید المرسلین ﷺ کے طاہر و مطہر والدین مکرمین کے حق میں ایسی بات اپنے مونھوں سے نہ نکالو جس کا تم کو علم نہیں اور اسے ایسا سہل نہ سمجھو کہ خدائے تعالیٰ اس پر عتاب نہ کرے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات خدائے بزرگ کے نزدیک بہت بڑی ہے کیونکہ رسول خدا ﷺ اور آپ کے والدین کے حق میں جرات کرنا خدائے تعالیٰ پر جرات کرنے کے مشابہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ زبان کی درانتی کی یہ کاٹ تم کو منہ کے بل گرائے اور لینے کے دینے پڑ جائیں، وہاں کسی قسم کی حجت بازی اور مناظرانہ و مخاصمانہ چرب زبانی و قابلیت کام نہیں آئے گی۔ پس احتیاط اس میں ہے کہ آپ اول تو خود ان کے کریکٹر اور طہارت نفس

پر اور پھر ان کے اسلاف کی شرافت وعظمت اور مذہبی واخلاقی تقدس پر نظر کر کے یہ اعتقاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کے والدین اپنے بزرگوں کی طرح اپنے جداعلیٰ حضرت خلیل اللہ کے دین پر تھے، کیونکہ ان کے برخلاف شرک وبت پرستی ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہے۔

ومن ادعى فعليه البيان

یا کم از کم ان کے حق میں کف لسان (بندش زبان) اور خاموشی اختیار کریں اور خدا کے سامنے ذمہ داری سے بچیں کیونکہ سلامتی اسی پر ہے۔ قبر میں اور قیامت میں آپ سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ آپ نے انکو معاذ اللہ کافر کیوں نہیں کہا؟ ہاں اگر وہ خدا کے نزدیک دین حنفی پر قائم تھے اور آپ ان کے حق میں نامناسب اعتقاد رکھیں گے تو یہ ضرور کہا جائے گا کہ تم نے ایسا کیوں کہا؟ اگر بالفرض آپ کے نزدیک ان کی خدا پرستی ثابت نہیں تو یہ بھی تو ثابت نہیں کہ انہوں نے کبھی کسی بت کے سامنے سر رکھا ہو یا اس پر نذر وقربانی چڑھائی ہو یا ان کے نام کا وظیفہ جپا ہو۔

پس جب دونوں جانب لاعلمی میں مساوی ہیں تو بموجب ہدایت قرآنی ولا تقف ما ليس لك به علم (بنی اسرائیل: پ15) یعنی ”نہ پیچھے لگ اس بات کے جس کا تجھے علم نہیں“۔ آپ فتوے میں بھی دونوں جانبوں کو مساوی رکھیں اور ادب واحتیاط کے رو سے اپنی زبان کو بند رکھیں۔ ہذا واللہ الہادی۔

ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ پر چار مسالک:

مزید برآں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی صفحہ 142 پر امام جلال الدین سیوطی کی تصانیف کے حوالہ جات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے چار مسالک نقل کرتے ہیں۔

اول یہ کہ حضور ﷺ کے ماں باپ (میرے ماں باپ ان پر سے فدا ہوں) زمانہ فترت میں دعوت سے پیشتر فوت ہو گئے اور بغیر تبلیغ رسالت کے عذاب کرنا خدا کا

قانون نہیں۔ اس مسلک کے قائد شیخ الاسلام شرف الدین مناوی اور سبط ابن جوزی اور حافظ ابن حجر وغیرھم ہیں، پھر حافظ ابن حجر کے قول سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ کے آبا جو زمانہ فترت میں فوت ہو گئے، قیامت کے دن ان کا امتحان ہوگا، پس وہ ایمان لے آئیں گے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ماں باپ کا شرک کرنا ہرگز ثابت نہیں، وہ اپنے جداعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے۔ جس طرح اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں سے کئی ایک دیگر لوگ بھی قائم تھے۔ اس مسلک کے قائل امام فخر الدین رازی ہیں اور ان کے ساتھ بہت سی جماعت علماء کی ہے۔

تیسرا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والدین کو خدائے تعالیٰ نے حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے زندہ کیا حتی کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور پھر فوت ہو گئے اس کے قائل بھی بڑے بڑے حفاظ حدیث ہیں۔ مثلاً ابن شاہین اور حافظ خطیب بغدادی اور سہیلی اور قرطبی اور محب طبری اور علامہ ناصر الدین ابن المنیر وغیرھم۔

چوتھا مسلک وقف وسکوت ہے کہ ادب واحتیاط کے رو سے ہم اپنی زبانوں کو بند رکھیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے والدین کے حق میں خصوصاً اور دیگر کسی کے حق میں عموماً جس کی نسبت ہم کو علم نہیں کہ اس نے کفر یا شرک کیا۔ یہ کہنا کہ وہ کافر ہے یا مشرک ہے ذمہ داری کا قول ہے اور سکوت میں ذمہ داری نہیں ہے، اس مسلک کے متعلق امام سیوطی نے بعض صالحین کے واقعات لکھے ہیں۔ مثلاً یہ کہ قاضی ابوبکر ابن عربی سے پوچھا گیا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت کے والدین دوزخ میں ہیں، تو آپ نے جواب دیا کہ وہ شخص ملعون ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

”جو لوگ ایذا دیتے ہیں خدا اور اس کے رسول کو ان پر لعنت کی، خدا نے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔“ (احزاب: پ22) اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں اس سے زیادہ کون سی ایذا ہے کہ آپ ﷺ کے والدین کو دوزخی کہا جائے۔

خبردار: جماعت اہلحدیث کے گستاخ ہیرو:

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (دادا پروفیسر ساجد میر) صفحہ 144 پر حاشیہ تحریر کرتے ہوئے جماعت اہلحدیث کے گستاخ ہیرو کو خبردار کرتے ہیں جو اپنے مسلک کے مخالف علماء، (متقدمین ہوں یا متاخرین) کو کوسنے میں خوب مشاق ہیں۔ ثبوت کے طور پر لکھا ملاحظہ ہو (الجرح علی ابی حنیفہ) یہ گستاخ ہیرو امام سیوطی سے بہت خفا ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے والدین اور دیگر آباء واجداد وامجاد کے متعلق ایسے رسالے کیوں لکھے جبکہ شاہ ولی اللہ ؒ امام سیوطی کے بارے لکھا الامام الجلیل اور مولانا عبدالحئی لکھنوی مجدد المائۃ التاسعہ نویں صدی کے مجدد لکھا ہے۔ مولانا ابراہیم انہی گستاخ اور بے ادبوں کے بارے میں صفحہ 26 پر معذرت کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی کتاب ہے جو اخبار ''اہلحدیث'' امرتسر میں مسلسل شائع ہوتی رہی۔ بعض اہل قلم نے کچھ اعتراض بھی کئے۔ جن کا جواب ''اہلحدیث'' میں ہی بنام ''الانتھاض لدفع الاعتراض'' چھپتا رہا اور بعض گستاخوں اور بے ادبوں کے جواب سے میں نے عمداً اعراض کیا کہ وہ قابل جواب نہیں بلکہ ''شعر مرا بمدرسہ کہ برد'' کا مصداق ہیں۔

از خدا خواہیم توفیق ادب!
بے ادب محروم ماند از فضل رب
میں ہوں خدا کے حبیب پاک ﷺ کا خاک پا

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں جس روز میں سید الثقلین ﷺ کے والدین مکرمین کے متعلق مضمون لکھنے والا تھا۔ طاقت بھر مطالعہ کتب کرنے کے بعد تازہ غسل کیا۔ وضو کیا اور دو رکعت نماز طلب مغفرت اور مدد کے لیے پڑھی اور سجدوں اور التحیات میں شرح صدر کی دعائیں مانگیں۔ الحمدللہ کے خدائے تعالیٰ نے مجھے طمانیت بخشی اور اب میں پورے ثلج خاطر سے مضمون لکھنے لگا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اسے میرے لیے ذخیرہ عاقبت بنادے اور

قیامت کے روز اپنے حبیب پاک ﷺ کے جھنڈے تلے جگہ دیوے۔ جن کے والدین کی عظمت ومحبت سے اس نے میرا دل ودماغ معمور و پرنور کر دیا ہے۔

تبصرہ: قارئین کرام والدین مصطفی ﷺ کے ایمان کے بارے آپ خود امام سیوطی کی کتابوں کے حوالہ جات اور میر ابراہیم سیالکوٹی کے عقیدہ کو تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ فیصلہ آپ قارئین پر چھوڑ دیتے ہیں۔ ولادت باسعادت کے اقتباسات مزید ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب سید الکونین ﷺ مولف مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی (مشہور اہلحدیث عالم) صفحہ نمبر 19 پر لکھتے ہیں:

انبیاء آمد رسول ﷺ کے منتظر

:ہر پیغمبر اپنی زندگی میں سرور کائنات ﷺ کا منتظر رہا کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو وہ ان کی نبوت پر ایمان لانے کا شرف حاصل کرے۔ پھر جب وہ پیغمبر دنیا سے رخصت ہو کر خدا کی جوار رحمت میں جانے لگتا تو اپنی امت کو تاکید کرتا کہ اگر میرے بعد حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تو تم سب ان پر ایمان لانا۔ ان کا اتباع کرنا اور اپنی کتاب اور شریعت کو منسوخ سمجھنا۔

والدین مصطفی ﷺ حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ پیکر شرافت تھے

رحمت عالم ﷺ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ بڑے خوب صورت تھے۔ شرافت اور اخلاق فاضلہ کے پیکر تھے۔ شرم وحیا ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر کوئی ان کے کردار اور کریکٹر کا لوہا مانتا تھا۔ اپنی پاک دامنی کے سبب ملک بھر میں ممتاز تھے۔ آہ۔ عین عنفوان شباب میں ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ صرف اٹھارہ سال عمر پائی۔ حضور پرنور

ﷺ کا سارا نسب پاک دامنی، شرافت، طہارت نفس اور اخلاق پاکیزگی میں شہرہ آفاق رہا ہے۔ واقعی حضرت انور ﷺ پاک پشتوں اور پاک رحموں سے پیدا ہوئے۔

آمنہ خاتون کی شرافت نسب:

جس طرح حضور ﷺ نہایت شریف النسب تھے۔ اسی طرح آپکی والدہ اور نانیاں بھی سب کی سب عفت اور عصمت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ گویا حضور ﷺ بڑے عالی مرتبہ نجیب الطرفین تھے ﷺ۔

حضرت ابن جریر طبری رحمت عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وھی یومئذ افضل امراۃ من قریش (آمنہ خاتون اس وقت تمام قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔) ولادت باسعادت کے حوالے سے مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی تحریر کرتے ہیں۔

مطلع عالم پر مہر ضوفشاں کا طلوع (پیدائش پاک):

بہار کے موسم ۱۲ ربیع الاول (22 اپریل 571ء) سوموار کے روز، نور کے تڑکے، حافظ ناموس آدم، صاحب خلق عظیم، نازش انسانیت، نگہبان آدمیت، پیر جود و سخا، سرچشمہ مہر و ولا، مصدر صبر و رضا، قرار قلب و جاں، رمز کن فکاں، غمگسار انس و جان، مہر سکوت ہفت اختراں، غلغلہء کون و مکاں، دوائے درد دوراں، جوہر آئینہ تجلیات، سرور کائنات، مبشر رسولاں، منتظر نبیاں، ماہ عرب، مہر عجم، شمع حقیقت، سید المرسلین، رحمت للعالمین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین، شفیع المذنبین، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

اللھم صلی علی سیدنا ونبینا محمد و بارك وسلم

امت محمدیہ کے زہے نصیب کہ یہ آیہ رحمت اسے عطا ہوئی۔ ظہور قدسی اس کا مقدر بنا۔

ہے فرش سے تا عرش عجب بارش انوار
ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے

سید الکونین کی والدہ ماجدہ کا خواب:

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آمنہ خاتون نے کہا کہ حضور ﷺ ابھی میرے شکم میں ہی تھے کہ میں نے خواب دیکھا، کسی نے کہا تیرے پیٹ میں امت کا سردار ہے۔ جب وہ پیدا ہو تو کہنا "میں اسے ہر حاس کے شر سے واحد (خدائے واحد) کی پناہ میں دیتی ہوں اور اس کا نام محمد ﷺ رکھنا"۔ حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محل دیکھے۔

بچپن مصطفیٰ ﷺ:

ازبسکہ حضور رسول اللہ ہونے والے تھے، اس لئے خدا تعالیٰ نے بچپن میں آپ کی اچھی طرح حفاظت کی، اخلاق اور عادات کو بہت پاکیزہ اور عمدہ رکھا۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ بچپن میں نہ روتے تھے، نہ ضد کرتے اور نہ کپڑوں میں بول و براز کرتے۔ نہ بچوں سے لڑتے نہ ہی ان کے ساتھ گھل مل کر کھیلیں کھیلتے۔ آپ ﷺ کوئی فضول حرکت نہ کرتے۔

تبصرہ: قارئین محترم اہلحدیث عالم حکیم محمد صادق سیالکوٹی ولادت باسعادت کے واقعات تفصیل سے تحریر کرتے ہیں ولادت مصطفیٰ ﷺ ۱۲ ربیع الاول بہار کے موسم، پیر کے موسم،

نور کے تڑکے حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے دیکھا ایک نور مجھ سے نکلا اس کی روشنی سے شام کے شہر بصریٰ کے محل دیکھے۔ بعض لوگ ۱۲ ربیع الاول میلاد النبی ﷺ کے دن کو عید کہنے پر سخت ناراض اور کبیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ ضد کرتے ہیں عیدیں صرف دو ہیں یہ تیسری عید میلاد النبی ﷺ کہاں سے نکل آئی۔ اس پر بلا تبصرہ ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ سفر ہجرت کا ایمان افروز تذکرہ یوں بیان کرتے ہیں۔

استقبال مصطفیٰ ﷺ

جب سے مدینہ والوں کو یہ خوشخبری ملی تھی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت کے عازم مدینہ ہو گئے ہیں تو مسلمان روز تور کے تڑکے گھر سے نکل کر مدینہ سے باہر ایک میل کے فاصلے پر استقبال لیے آ بیٹھتے تھے، دوپہر تک راہ دیکھتے، حضور ﷺ نہ آتے تو واپس چلے جاتے۔ ایک دن حسب معمول جب انتظار کر کے واپس ہوئے تو ایک یہودی نے جو بلند ٹیلے پر کھڑا تھا، حضور ﷺ کو آتے ہوئے دیکھا اس نے زور سے پکارا۔

یا معشر العرب ھذا جدکم (اے گروہ عرب! لو تمہارا شاہد مقصود آ پہنچا۔)

شادمانی کے زمانے آگئے!

خشک ہونٹوں پر ترانے آگئے — شادمانی کے زمانے آگئے
مژدہ! اے امت کے ختم المرسلین ﷺ — بخت خوابیدہ جگانے آگئے
نورِ ایماں بن کے از سر تاپا — کفر کی ظلمت مٹانے آگئے
جان و دل صدقے، بہرِ نقشِ قدم — دہر کو جنت بنانے آگئے
بیکسوں کو پوچھتا ہی کون تھا — بیکسوں کے ناز اٹھانے آگئے

(ماخوذ از جمالِ مصطفےٰ صفحہ 77 از مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، مشہور اہلحدیث عالم)

آمد مصطفیٰ ﷺ عید:

جب مسلمانوں کو سید العرب والعجم کی آمد کی خبر ملی تو ان کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ ہتھیاروں سے سج سج کر استقبال کے لیے گھروں سے نکل آئے۔ گویا وہ دن مدینہ میں عید کا دن تھا۔ عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے سب خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ ان کی خوشی کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ جوش مسرت میں چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی زبان پر یہ ترانہ تھا۔

طلع البدر علینا — من ثنیات الوداع
ہم پر چودھویں رات کے چاند نے طلوع کیا — کوہ وداع کی گھاٹیوں سے!
وجب الشکر علینا — مادعا للہ داع
ہم پر شکر کرنا واجب ہے — جب تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرنیوالے دعا کریں!

شہر مدینہ میں جلوہ گری:

حکیم محمد صادق سیالکوٹی صفحہ نمبر 180 پر تحریر کرتے ہیں۔ آفتاب رسالت ﷺ جب شہر کے متصل ضوفشاں ہوا تو ایک غل پڑ گیا۔ لوگ مکانوں کی چھتوں اور بالا خانوں سے جھانک جھانک کر دیکھتے تھے اور بلند آواز سے پکارتے تھے۔ رسول اللہ آئے، رسول اللہ آئے۔ قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں خوشی سے بار بار پڑھتی تھیں۔

نحن جوار من بنی النجار — یا حبذا محمد امن جار
ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں — محمد کیسے اچھے ہمسایہ ہیں

تبصرہ: سفر ہجرت کے ایمان افروز واقعہ میں مدینہ منورہ کے لوگوں کی عقیدت اور چاہت ملاحظہ کریں۔ سج دھج کر گھروں سے نکل آئے، عورتیں، مرد، بچے، بوڑھے خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے طلع البدر علینا کے ترانے گاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں شور برپا ہے

گھروں کی چھتوں پر لوگ پکار پکار کر استقبال کرتے ہیں "رسول اللہ آئے، رسول اللہ آئے" مدینہ منورہ میں آمد مصطفی ﷺ کا دن عید کا دن تھا۔ اسی طرح کائنات میں آمد مصطفی ﷺ یعنی ولادت باسعادت کے دن خوشی منانا، جشن منانا، نیا لباس زیب تن کرنا اور آمد مصطفی ﷺ پر ترانے گانا یہی تو میلاد النبی ﷺ کا مفہوم ہے اور مدینے والوں کی سنت ہے۔

آمنہ کے لال کا ہو ذکرِ خیر!

رحمتِ سرکار کی باتیں کریں ابرِ گوہر بار کی باتیں کریں
پھول برسائیں حریمِ شوق پر خندۂ گلزار کی باتیں کریں
آمنہ کے لال کا ہو ذکرِ خیر سیدِ ابرار کی باتیں کریں
نام لیں سرکار کا پڑھ کر درود احمد ﷺ مختار کی باتیں کریں
ذکر چھیڑیں رازدارِ عرش کا محرمِ اسرار کی باتیں کریں
پھر منور ہو جہانِ آرزو مطلعِ انوار کی باتیں کریں

(ماخوذ از جمالِ مصطفےٰ صفحہ:329 از مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، مشہور اہلحدیث عالم)

جلوس کا منظر:

بعض لوگ میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے حوالے سے چیں بہ چیں ہیں اور اعتراض کرتے نہیں تھکتے کہ جلوس کہاں سے نکال لیا، جلوس کی صورت حال فی زمانہ کچھ بھی ہو ذرا سفر مدینہ کے دوران صحابی رسول ﷺ حضرت بریدہ اسلمیؓ کا ستر (۷۰) لوگوں کے ہمراہ اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ (جھنڈا) بنا کر جس کا پھریرا لہراتا ہوا بشارت سناتا، اعلانات کرتا، سرکار دو عالم ﷺ کے قدم بہ قدم جلوس کے ہمراہ جانب مدینہ منورہ رواں دواں ہے۔ لیجئے پڑھیئے کتاب رحمت للعلمین ﷺ قاضی محمد سلیمان منصور پوری صفحہ

نمبر 71 ناشر مکتبہ رحمانیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔ نبی ﷺ یثرب کو جا رہے تھے، اثنائے راہ بریدہ اسلمی ملا یہ اپنی قوم کا سردار تھا قریش نے آنحضرت ﷺ کی گرفتاری پر ۱۰۰ (ایک سو) اونٹ کا انعام مشتہر کیا تھا اور بریدہ اسی انعام کے لالچ میں آنحضرت ﷺ کی تلاش میں نکلا تھا۔ جب نبی ﷺ کے سامنے ہوا اور حضور ﷺ سے ہمکلام ہونے کا موقع ملا تو بریدہ ستر (۷۰) آدمیوں سمیت مسلمان ہو گیا۔ اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ لی جس کا سفید پھریرا ہوا میں لہراتا اور بشارت سناتا کہ امن کا بادشاہ، صلح کا حامی، دنیا کو عدالت وانصاف سے بھرپور کرنے والا تشریف لا رہا ہے۔

نمایاں کی گئیں سطور کو بار بار پڑھیں، بریدہ اسلمی مسلمان ہو کر صحابی رسول کے بلند مرتبے سے شرف یاب ہوا۔ اب حضرت بریدہ اسلمیؓ کا عمل ایک صحابی رسول کا عمل ہے۔ اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ لی گویا جھنڈا بنا لیا ستر (۷۰) آدمیوں کے ہمراہ جلوس کی صورت میں اعلانات کرتا، خوشخبریاں سناتا اور پگڑی کا پھریرا ہوا میں لہراتا رسول اللہ ﷺ کی آمد اور عظمت کے گیت گاتا، امن کا بادشاہ تشریف لا رہا ہے۔ صلح کا حامی تشریف لا رہا ہے۔ دنیا کو انصاف سے بھرنے والا تشریف لا رہا ہے۔ ہر مومن مسلمان ۱۲ ربیع الاول ولادت مصطفی ﷺ کے دن گلی کوچوں میں آمد مصطفی ﷺ مرحبا مرحبا کے نعرے لگاتے ہیں اور جلوس کی صورت میں جھنڈے اٹھا کر لوگوں کے ساتھ قدم بہ قدم عظمت مصطفی ﷺ کے اعلانات کرتے ہیں، یہی تو جلوس ہے۔

کتاب جمال مصطفی ﷺ: حکیم محمد صادق سیالکوٹی اپنی دوسری کتاب جمال مصطفی ﷺ میں چہرہ مصطفی ﷺ کے حسن و جمال اور زیبائی کے سلسلے میں مشکوۃ شریف کی احادیث سے چند روایات نقل کرتے ہیں۔ حکیم مولوی محمد صادق سیالکوٹی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

آفتاب نکلا ہوا:

ابی عبیدہ محمد بن عمار بن یاسر سے روایت ہے۔ کہا اس نے کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء صحابیہؓ سے کہا صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بیان کر تو ہمارے لیے صفت

رسول اللہ ﷺ کی۔ قالت یا بنی لو رایته رایت الشمس طالعة کہنے لگیں۔ اے میرے بیٹے! اگر دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ کو تو دیکھتا تو آفتاب نکلا ہوا۔ (مشکوۃ شریف)

یعنی والی بطحاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ایسا دبدبہ، جلال، بزرگی اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا سورج چڑھا ہوا ہے یہ ہے حضور ﷺ کا صوری جلال جو بلا مبالغہ ایک صحابیہ نے بیان کیا۔

حضور ﷺ چاند سے بڑھ کر خوبصورت تھے۔ حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ چاندنی رات تھی، کبھی میں نگاہ کرتا حضورؐ کے جمال کی طرف اور کبھی میں دیکھتا چاند کی طرف، گویا موازنہ کرتا تھا کہ دونوں میں کون خوبصورت ہے۔ اور حضرت انور ﷺ پر تھا جوڑا سرخ، یعنی اس میں سرخ اور سفید دھاریاں تھیں۔ فاذا هوا احسن عندی من القمر۔ ”پس ناگہاں رسول اللہ ﷺ بہت خوب صورت تھے نزدیک میرے چاند سے“۔ (مشکوۃ شریف)

دانتوں سے نور کا اخراج:

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کے دو دانت کشادہ تھے۔ (یعنی ان دانتوں میں کچھ فرق تھا)۔ جب حضور ﷺ کلام کرتے تھے تو ان کے آگے کے دانتوں سے کچھ نور کی مانند نکلتا دیکھا جاتا تھا۔ (داری شریف)

پسینے سے نور نکلنے لگا:

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سوت کات رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے جوتے کو صاف کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہو گیا۔ اس پسینے سے نور نکلنے لگا۔ حضرت عائشہؓ یہ دیکھ کر حیران ہو گئیں۔ نبی رحمت ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا۔ عائشہ تو کیوں حیران ہوئی ہے؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ

کے رسول ﷺ! آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہوا اور اس پسینہ سے نور نکلنے لگا، حضور ﷺ اگر آپ کو ابو کبیر ہذلی (اس حالت میں) دیکھتا۔ تو وہ اس شعر کا جو اس نے اپنے محبوب کے حق میں کہا تھا، آپ کو بہت زیادہ حقدار سمجھتا۔ (وہ شعر آپ پر پورا پورا صادق آتا)۔

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ ابو کبیر ہذلی کا کیا شعر ہے؟ حضرت عائشہؓ نے وہ شعر پڑھا۔

فاذا نظرت الی اساریر وجهه

برقت کبرق العارض المتهلل

”جب تو (اے دیکھنے والے) اس (محبوب) کے چہرے کی لکیروں اور نشانیوں کی طرف نظر کرے۔ تو اس طرح چمکتی ہیں۔ جس طرح چمکنے والے بادل سے شعلہ زن بجلی جلوہ ریز ہوتی ہے“۔ یہ سن کر حضور ﷺ حضرت عائشہؓ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا۔ اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ میری طرف سے تجھ کو جزائے خیر دے، جس طرح تو نے مجھے خوش کیا ہے، میں تجھ کو ایسا خوش نہیں کر سکا۔ (سنن کبریٰ بیہقی)

حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ کے پسینہ سے نور پیدا ہوتا دیکھا۔ اور اسے ابو کبیر ہذلی کے شعر کے مضمون کے مطابق پا کر حضور ﷺ سے ذکر کیا۔ کہ جس طرح بادل سے بجلی شعلہ مار کر نہایت چمک سے نکلتی ہے۔ بالکل اسی طرح آپ ﷺ کے پسینہ سے نور شعلہ مار کر چمک سے نکلا ہے۔

حضور جانِ بہاراں

حضور ﷺ جانِ بہاراں حضور ﷺ صبحِ ظہور تمام روحِ معانی تمام پیکرِ نور
حضور ﷺ مہرِ درخشاں حضور ﷺ ماہِ تمام حضور ﷺ ابرِ کرم ہیں حضور ﷺ جانِ سرور
فدائے نیم تبسم ، متاعِ کون و مکاں نثارِ زلفِ پریشاں ہزار علم و شعور
حضور ﷺ نورِ مجسم، حضور ﷺ خلقِ عظیم حضور ﷺ امت عاصی پہ ہیں رؤف و رحیم

(ماخوذ از جمالِ مصطفےٰ صفحہ 467 از مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، مشہور اہلحدیث عالم)

قارئین محترم اور اب
ولادت مصطفیٰ ﷺ پر نور مصطفیٰ ﷺ کا ظاہر ہونا،

حکیم مولوی محمد سیالکوٹی کا اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔

نبوت کب سے: جب حضرت آدم گوندھی ہوئی مٹی میں تھے، حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ متی وجبت لك النبوة۔ آپ کے لیے نبوت کب واجب (ثابت) ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وادم بین الروح و الجسد (اس وقت واجب وثابت ہوئی) جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (ترمذی شریف) یعنی ان کا پتلہ زمین پر پڑا تھا بے جان، ابھی روح جسم میں داخل نہ ہوئی تھی اس وقت سے میری نبوت ثابت ہے۔ روایت ہے عرباض بن ساریہ سے اس نے نقل کی رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ فرمایا حضور ﷺ نے۔

انی عند الله مکتوب خاتم النبین وان ادم لمنجدل فی طینه و ساخبر کم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسی ورویا امی التی رات حین و ضعتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام۔ (مشکوۃ شریف۔ باب فضائل سید المرسلین) "بے شک میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ آدم پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور خوش خبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور خواب دیکھنا میری ماں کا کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو اور بے شک ظاہر ہوا میری ماں کے لیے ایک نور کہ روشن ہوئے ان کے لیے اس نور سے محل شام کے"۔

والدہ مصطفیٰ ﷺ کا خواب:

حضور ﷺ کی والدہ آمنہ کا جب وضع حمل کا وقت قریب آیا تو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ وقد خرج لها نوراً۔ "اور تحقیق ظاہر ہوا ان کے لیے نور" اضاء لها منه قصور الشام۔ جس سے روشن ہوئے ان کے لیے شام کے محل۔"

یعنی حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت آمنہ محترمہ سے ایک نور ظاہر ہوا۔ کہ ملک شام کے دیار وامصار روشن ہو گئے۔

دراصل حضور ﷺ کی والدہ کو دو دفعہ نور نظر آیا۔ ایک بار خواب میں جب آپ حاملہ ہوئیں اور دوسری بار وضع حمل کے وقت، چنانچہ تاریخ البدایہ ابن کثیر باب صفت مولدہ میں ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ آمنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا وقت قریب آیا اور حضور ﷺ میرے بدن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے باعث مشرق سے مغرب تک روشنی پھیل گئی۔ اور بصریٰ شہر جو ملک شام میں ہے۔ اس کے محل نظر آنے لگے اور اس شہر کے اونٹوں کی گردنیں بھی دکھائی دینے لگیں۔"

تبصرہ: قارئین محترم حکیم محمد صادق سیالکوٹی حسن مصطفیٰ ﷺ کو صحابہ کرام کے عقائد کے حوالے سے کبھی آفتاب، کبھی ماہتاب کہتے ہیں، نور مصطفیٰ ﷺ کا یہ عالم کہ دندان مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے اور پسینے مبارک سے شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ حیرت سے چہرہ رسول ﷺ تکتی ہیں اور ابو کبیر ہذلی کے اشعار بارگاہ رسالت مآب میں پیش کر رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خوشی کا یہ عالم کہ ام المومنین کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور دعا عطا فرمائی اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے کہ تو نے مجھے خوش کیا۔ غور فرمایئے اوصاف رسول ﷺ بیان کرنے پر بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے انعامات عطا ہو رہے ہیں۔

اکابر علماء اہلحدیث کے بعد اکابر علماء دیوبند کی کتابوں سے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

کلیات امدادیہ:

(مصنف سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی)۔ کتاب اور اس کے مصنف کا

مختصر تعارف: از محمد رضی عثمانی۔ ہندو پاک کے مرشد کامل اور سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے برصغیر ہندو پاک میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی مثال مشکل ہے۔ اور آج برصغیر میں جو کچھ مسلمانوں میں اسلام باقی ہے۔ وہ انہیں کا مرہون منت ہے۔ اگرچہ حاجی صاحب کا ظاہری علم بہت زیادہ نہ تھا لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپکو علم لدنی سے نوازا گیا تھا۔ بڑے بڑے اور عظیم الشان مسائل حل فرمادیا کرتے تھے۔ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی عالم ہی نہ تھے بلکہ عالم گر تھے اور عارف ہی نہ تھے بلکہ عارف ساز تھے۔ آپ کا روحانی مقام اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ ہندوستان کے تقریباً سب بڑے بڑے علماء اور صلحاء آپ کے مرید اور خلفاء ہوئے۔ مثلاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی، مولانا ذوالفقار علی صاحب، مولانا اشرف علی تھانوی، وغیرہ جن لوگوں نے بعد میں اپنے اپنے طرز اسلام کی وہ عظیم الشان خدمات انجام دیں جن کی مثال دنیا پیش نہیں کرسکتی۔ آپ کی دس تصانیف کا مجموعہ بنام کلیات امدادیہ عوام وخواص میں مقبول ومشہور ہو چکی ہے۔ اب تک شائع شدہ نسخوں میں غلطیاں بہت تھیں اور طباعت بھی بہت ناقص تھی اور عرصہ سے یہ کتاب نایاب ہوگئی تھی اسلئے بنام خدائے تعالیٰ دارالاشاعت کراچی سے اسکا جدید عکسی ایڈیشن تصحیح واصلاح کے بعد شائع کیا جارہا ہے۔

فیصلہ ہفت مسئلہ کے صفحہ نمبر 78 پر

مسئلہ مولود شریف

کا بیان کیا۔ اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم ﷺ موجب خیرات و برکات دنیوی واخروی ہے صرف کلام بعض تعینات وتخصیصات و تقلیدات میں ہے جن میں بڑا امر قیام ہے بعض علماء ان امور کو منع کرتے ہیں بقوله عليه السلام كل بدعة ضلالة اور اکثر علماء اجازت دیتے ہیں لاطلاق دلائل فضيلہ

الذکر اور انصاف یہ ہے کہ بدعت اس کو کہتے ہیں کہ غیر دین کو دین میں داخل کرلیا جاوے كما يظهر من التامل في قوله عليه السلام من احدث في امر ناهذا ما ليس منه فهو رد (الحدیث) پس ان تخصیصات کو اگر کوئی شخص عبادت مقصود نہیں سمجھتا بلکہ فی نفسہ مباح جانتا ہے مگر ان کے اسباب کو عبادت جانتا ہے اور ہیئت مسبب کو مصلحت سمجھتا ہے تو بدعت نہیں مثلاً قیام کو لذاتہا عبادت نہیں اعتقاد کرتا مگر تعظیم ذکر رسول ﷺ کو عبادت جانتا ہے اور کسی مصلحت سے اس کی یہ ہیئت معین کرلی اور مثلاً تعظیم ذکر کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر کسی مصلحت سے خاص ذکر ولادت کا وقت مقرر کرلیا مثلاً ذکر ولادت کو ہر وقت مستحسن سمجھتا ہے مگر بہ مصلحت سہولت دوام یا اور کسی مصلحت سے بارہ ۱۲ ربیع الاول مقرر کرلی اور کلام تفصیل مصالح میں ازبس طویل ہے ہر محل میں جدا مصلحت ہے رسائل موالید میں بعض مصالح مذکور بھی ہیں اگر تفصیلاً کوئی مطلع نہ ہو تو مصلحت اندیشاں پیشین کا اقتدا ہے اس کے نزدیک یہ مصلحت کافی ہے۔ ایسی حالت میں تخصیص مذموم نہیں۔ اس تفصیل کے بعد جس میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ذکر ولادت کو موجب خیرات و برکات دنیوی واخروی فرماتے ہیں اور تعظیم ذکر رسول مستحسن ہے۔ لکھنے کے بعد اب اپنا عمل بیان کرتے ہیں۔

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں اور ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (یاد رہے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی میلاد النبی ﷺ میں شریک ہوتے ہیں برکات کا ذریعہ سمجھ کر مناتے ہیں اور قیام میں لطف اور لذت، سرور پاتے ہیں۔ اس کے بعد میلاد النبی ﷺ کے مجالس، محافل میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری پر تحریر کرتے ہیں، رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد (عقیدے) کو کفر وشرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً ونقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے آپ کے علم وروحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ وکشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہوسکتا

ہے آپ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں بہرحال ہر طرح یہ امر ممکن ہے۔

خلاصہ کلام:

☆ذکر ولادت شریف یعنی میلاد النبی موجب خیرات و برکات دنیوی واخروی ہے۔☆ اختلاف میلاد کے شریف کے انعقاد میں نہیں بعض تخصیصات وتقیدات میں ہے۔☆محفل میلاد شریف انعقاد کرنے، قیام کرنے اور سلام پڑھنے میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی خود لذت پاتے ہیں۔☆ محافل میلاد شریف منانے والوں کی مخالفت نہ کریں، اہل حرمین کرتے ہیں یہی دلیل کافی ہے۔☆محفل میلاد میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری، اس عقیدے کو کفر کہنا گناہ ہے۔

تبصرہ: معلوم ہوا اکابر علماء دیوبند کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے عقائد میں کہیں اختلاف نہ تھا بلکہ اسلاف محافل میلاد کے انعقاد کو موجب خیر وبرکت جانتے، مانتے چلے آئے۔

عقائد دیوبند رکھنے والے خواص وعوام سب کیلئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور اپنے اکابر اسلاف کا عقیدہ اختیار کرلیں تا کہ ایک اور نیک کا نعرہ بلند ہو۔ حاجی صاحب نے دوٹوک فیصلہ فرمایا کہ محفل میلاد میں حضور ﷺ جلوہ گر ہوتے ہیں یہ عقلاً نقلاً ممکن ہے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ روضہ اقدس ﷺ میں تشریف فرما ہوں، اور حجابات اٹھ جائیں۔ (سبحان اللہ) کتنا خوبصورت انداز ہے، اللہ کرے ان اقتباسات کو پڑھنے والے اور پڑھ کر سنانے والوں کے محافل میلاد النبی ﷺ پر اختلافات کے حجابات بھی اٹھ جائیں۔ اب ذرا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خاص الخاص مریدوں کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

نور سے مراد حبیب خدا (انتخاب امداد السلوک)

تصوف واخلاق کی معروف بلند پایہ کتاب۔ مولف حضرت مولانا رشید احمد

گنگوہی صفحہ نمبر 201 حق تعالیٰ نے اپنی حبیب کی شان میں فرمایا قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین۔ (بے شک آیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب) نور سے مراد حبیب خدا ﷺ کی ذات ہے۔ نیز حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ (اے نبی ﷺ ہم نے تم کو نور اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ منیر بنا کر بھیجا ہے)

نور سے مراد حبیب خدا ہیں: منیر روشن کرنے والے اور دوسروں کو نور دینے والے کو کہتے ہیں۔ پس اگر کسی دوسرے کو روشن کرنا انسان کے لیے محال ہوتا تو ذات پاک ﷺ کو بھی یہ کمال حاصل نہ ہوتا کیونکہ آنحضرت ﷺ بھی تو اولاد آدم ہی میں ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا مطہر بنالیا کہ نور خالص بن گئے اور حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نور فرمایا اور شہرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے علاوہ ہر جسم کا سایہ ضرور ہوتا ہے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

امداد السلوک:

صفحہ نمبر ۲۰۲ پر مزید وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور مومنین کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ نیز آپ ﷺ نے اس طرح دعا کی ہے کہ اے میرے اللہ میرے سمع اور بصر اور قلب کو نور بنا دے بلکہ یوں عرض کیا کہ خود مجھ کو نور بنادے۔

تبصرہ: محترم قارئین مولانا رشید احمد گنگوہی قد جاء کم من اللہ نور سے مراد حبیب خدا کی ذات گرامی اور آپ کے نور کے حوالے سے لکھا کہ آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے علاوہ ہر جسم کا سایہ ضرور ہوتا ہے اس لئے علماء اہلسنت وجماعت ولادت باسعادت کی محافل میں نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ گری کے تذکرے بیان کرتے ہیں۔ اس پر مزید مولانا

اشرف علی تھانوی کی کتاب خطبات میلاد النبی ﷺ اور نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب کے اقتباسات وحوالہ جات حاضر خدمت ہیں۔

خطبات میلاد النبی ﷺ:

عرض ناشر میں لکھا ہے خطبات میلاد النبی حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی کے الہامی خطبات ہیں۔ ان کے عنوانات میں الظہور، السرور، النور اور نور النور موجود ہیں۔ خطبات میلاد النبی ﷺ 456 صفحات پر مشتمل ہے۔ ٹائٹل صفحہ پر عشق ومحبت نبوی ﷺ میں ڈوبے ہوئے خطبات کا مجموعہ تحریر ہے۔

ربیع الاول کی فضیلت

ماہ ربیع الاول شریف کو شریف اس لیے کہا کہ حضور ﷺ کی اس ماہ میں ولادت ہوئی ہے اور جس زمانہ میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی وہ ماہ ایسا نہیں ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت سے اس میں شرف نہ آئے۔ جیسا کہ ولادت شریف کا مکان اسی وجہ سے معظم ہے کہ حضور ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ چنانچہ وہ موضع شریف محفوظ ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ زمان (وقت) بھی شریف ہوگا جس زمانہ میں حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔ مزید شعر لکھا!

ربیع فی ربیع فی ربیع،
و نور فوق نور فوق نور

(یعنی حضور ﷺ کا وجود، باجود خود بہار پھر ماہ شریف کا ماہ بھی ربیع کا جس کا معنی بہار کے ہیں اور وہ موسم بھی بہار کا تھا اور حضور ﷺ خود نور جو سب انوار سے فائق ہے یہ وجہ تھی میرے شریف کہنے کی۔ (ربیع الاول شریف)

سب سے بڑی نعمت مصطفیٰ ﷺ ہیں:

جاننا چاہیئے کہ اس میں کسی مسلمان کو شک وشبہ نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کی ہر نعمت قابل شکر ہے خاص کر جو بڑی نعمت ہو۔ پھر ان میں بھی خصوصی دینی نعمت اور دینی نعمتوں میں بھی خاص جو بڑی نعمت ہو۔ پھر ان میں بھی وہ نعمت جو اصل ہے تمام دینی ودنیوی نعمتوں کی۔ اور وہ نعمت کیا ہے؟ حضور ﷺ کی تشریف آوری کہ حضور سے دینی نعمتوں کے توفیض دنیا میں فائض ہوئے ہی ہیں دنیوی نعمتوں کے سرچشمہ بھی آپ ہی ہیں اور صرف مسلمانوں کے لیے ہی بلکہ تمام عالم اسلام کیلئے۔ چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین یعنی نہیں بھیجا ہم نے آپ ﷺ کو مگر جہانوں کی رحمت کے واسطے۔ دیکھیے عالمین میں کوئی تخصیص انسان یا غیر انسان یا مسلمان یا غیر مسلمان کی نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا وجود باوجود ہر شے کے لیے بارحمت ہے۔ خواہ وہ جنس بشر سے ہو یا غیر جنس بشر سے اور خواہ حضور سے زمانہ متاخر ہو یا متقدم۔

متاخرین کے لیے رحمت ہونا تو بعید نہیں لیکن پہلوں پر رحمت ہونے کے لیے بھی حضور ﷺ کا ایک وجود سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور وہ وجود نور کا ہے کہ حضور ﷺ اپنے وجود نوری سے سب سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں اور عالم ارواح میں اس نور کی تکمیل وتربیت ہوتی رہی آخر زمانہ میں اس امت کی خوش قسمتی سے اس نور نے جس عنصری میں جلوہ گر و تاباں ہو کر تمام عالم کو منور فرمایا۔ پس حضور اولاً وآخراً تمام عالم کے لیے باعث رحمت ہیں۔ پس حضور ﷺ کا وجود تمام نعمتوں کی اصل ہونا عقلاً ونقلاً ثابت ہوا تو ایسا کون مسلمان ہوگا کہ جو حضور کے وجود باجود پر خوش نہ ہو یا شکر نہ کرے۔

نعمت عظیمہ:

صفحہ نمبر 63: فلو لا فضل الله علیکم ورحمته لکنتم من الخسرین (پس

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم ٹوٹا پانے والوں میں سے ہو جاتے)۔

یہاں اکثر مفسرین کے نزدیک فضل اور رحمت سے حضور ﷺ کا وجود، باجود مراد ہے۔ پس اس تفسیر کی بناء پر حاصل آیت کا یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور ﷺ کے وجود باجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادت ظاہری اس پر خوش ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔ حتی کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور ﷺ ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے۔ خط کشیدہ سطریں بار بار پڑھیے۔ حضور ﷺ تمام نعمتوں کا وسیلہ، عافیت، تندرستی، ہمارے علوم اور سب سے بڑی نعمت ایمان ہے۔

دو نعمتیں:

قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین۔ (تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی اور ایک کتاب واضح): یہ ایک مختصری آیت ہے اس میں حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی دو نعمتوں کا عطا فرمانا اور ان دونوں نعمتوں پر اپنا احسان فرمانا بیان فرمایا ہے۔ ان دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور ﷺ کا وجود باجود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ توجیہہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بناء پر ہے یعنی جب کہ نور سے حضور ﷺ کا وجود باجود مراد لیا جائے۔ (وعظ النور صفحہ 102)۔

اہمیت ذکر رسول ﷺ:

صاحبو حضور کا ذکر مبارک تو وہ شے ہے کہ اگر اس پر اجر کا بھی وعدہ نہ ہوتا تو حضور

کی محبت بمقتضائے من احب شیئا اکثر ذکرہ اس کو مقتضی ہے کہ آپ کا ہر وقت ذکر کیا کرتے اور چونکہ حضور ﷺ کا ذکر عین عبادت ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے خود اس قدر مواقع آپ ﷺ کے ذکر کے مقرر فرمائے ہیں کہ مسلمان سے لامحالہ ذکر ہو ہی جاتا ہے۔ دیکھیے نماز کے اندر ہر قعدہ میں السلام علیک ایھا النبی موجود ہے اور قعدہ ظہر میں اور عصر اور مغرب اور عشاء میں دو دو ہیں اور فجر میں ایک تو کل نو قعدے ہوئے۔ اور سنن مؤکدہ اور وتر میں لیجئے ظہر میں تین مغرب میں ایک عشاء میں تین اور صبح میں ایک تو کل ۱۷ قعدے ہوئے۔ پس یہ سترہ مرتبہ حضور ﷺ کا ذکر ہوا۔ پھر پانچوں وقت فرائض اور سنن و وتر کے قعدے اخیرہ میں کل گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے پس سترہ اور گیارہ کل اٹھائیس بار تو لامحالہ ہر مسلمان کو آپ کا ذکر کرنا روزانہ ایسا ضروری ہے کہ اس سے کسی طرح مفر ہی نہیں۔

پھر پانچوں وقت اذان اور تکبیر ہوتی ہے۔ اس میں اشھد ان محمد ارسول اللہ موجود ہے جس کو موذن اور اور سننے والا دونوں کہتے ہیں۔ پھر ہر نماز کے بعد دعا بھی مانگتے ہیں اور دعا کے آداب میں سے کر دیا گیا ہے کہ اس کے اول و آخر درود شریف ہو۔ غرض اس حساب سے اٹھائیس سے بھی زیادہ تعداد حضور کے ذکر شریف کی ہوگی اور یہ تو وہ مواقع ہیں کہ ان میں پڑھے بے پڑھے سب شامل ہیں۔ اور جو طالب علم حدیث شریف پڑھتے ہیں وہ تو ہر وقت حضور ﷺ کے ذکر میں رہتے ہیں اس لئے کہ ہر حدیث کے شروع میں آپ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف موجود ہے۔ چنانچہ احادیث کی کتابیں اٹھا کر دیکھیے اور ان میں جا بجا قال رسول اللہ ﷺ اور قال النبی ﷺ اور عن النبی ﷺ واقع ہے اور درمیان میں بھی جہاں کہیں حضور ﷺ کا اسم مبارک آیا ہے وہاں بھی درود شریف موجود ہے۔ گویا حضور ﷺ کے ذکر ایسا گوندھ دیا ہے کہ بغیر ذکر کے مسلمانوں کو چارہ نہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ

ذکر ولادت آپ کے نزدیک جائز یا ناجائز؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم تو ہر وقت ذکر ولادت کرتے ہیں اس لئے ہر وقت کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو ہم یہ کلمہ کہاں پڑھتے۔

خطبات میلاد النبی ﷺ ایک وضاحت:

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نے خطبات میلاد النبی ﷺ کے بعض مقامات پر جیسا کہ صفحہ نمبر 52 پر لکھا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر مبارک عبادت ہے۔ یہ بھی کہ پس نفس فرح وسرور علی ذکر رسول سے کوئی منع نہیں کرتا وہ تو عبادت ہے ہاں جب اس کے ساتھ اقتران منہی عنہ ہوگا تو بے شک قابل ممانعت ہے۔ اسی کے ساتھ مزید لکھا کہ فرح اور سرور کو بھی لیجئے کہ اس کی نسبت قرآن مجید میں ایک مقام پر تو ہے لا تفرح اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے فلیفرحوا جیسا کہ آیت سے معلوم ہوا (بحث کے آخر میں نتیجہ نکالا) کہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ جب قرآن مجید میں خود حضور ﷺ کے وجود باجود کی نسبت صیغہ امر فلیفرحوا موجود ہے تو اس فرحت یعنی خوشی کو کون منع کرتا ہے غرض حضور ﷺ کی ولادت شریفہ پر فرحت اور سرور کو کوئی منع نہیں کر سکتا اور یہ امر بالکل ظاہر تھا لیکن میں نے اس لئے تطویل کی کہ ہم پر یہ افتراء ہے کہ یہ لوگ حضور ﷺ کے ذکر کو منع کرتے ہیں۔

(اب دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے۔ مرتب۔) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی خطبات کے بعض مقامات پر محافل میلاد مبارکہ کے بدعت ہونے، نئی ایجاد ہونے اور عید منانے پر مذمت کے عنوان قائم کیے۔ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اور صحابہؓ کے زمانے میں ایسی محافل منعقد نہیں کی گئیں۔ صفحہ نمبر 80 پر رسم عید میلاد النبی ﷺ کا عنوان قائم کر کے خوب خوب مخالفت فرمائی۔ حتیٰ کہ تردید عید میلاد (از قرآن وحدیث) کی سرخی بھی جمائی ہے بڑی زوردار گفتگو فرمائی کہ اہل بدعت میلاد النبی ﷺ کے ساتھ مٹھائی، نذرانے کے تکلفات کے ساتھ ساتھ کرسی چوکی

بچھائی جاتی ہے تاریخ مقرر کی جاتی ہے، ان سب قیود سے محفل میلاد کو پاک کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ صفحہ 168 پر رقم طراز ہیں کہ مولانا شاہ فضل الرحمٰن سے کسی نے کہا حضرت آپ مولود (میلاد) نہیں پڑھتے۔ فرمایا کہ ہم تو ہر دم مولود کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر وقت لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں، جس میں حضور ﷺ کا ذکر ہے۔ بس یہی مولود ہے۔ اگر آپ ﷺ پیدا نہ ہوتے تو محمد رسول اللہ کیوں کہتے۔ کسی شخص نے درخواست کی مولود سننے کی آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے حضور ﷺ کا ذکر مزے سے کیا فرمایا لو "مولود" (میلاد) ہوگیا۔ نہ مجمع اکٹھا کیا، نہ مٹھائی تقسیم کی نہ چوکی پر کھڑے ہوئے مگر آج کل تو یہ باتیں مولود (میلاد) کے لیے لوازم ہیں۔ بدوں (سوا) اس کے مولود ہی نہیں ہو سکتا چاہے کتنا ہی حضور ﷺ کا ذکر کرلو۔ (ختم شد)

غور طلب بات:

محافل میلاد کے جواز میں مولانا تھانوی نے قرآن کریم کی آیات کے حوالے دیے۔ ذکر ولادت کو عبادت لکھا، فرح اور سرور سے کوئی منع نہیں کرتا لکھا، ربیع الاول کی فضیلت کو بیان کیا، آپ ﷺ اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہیں مگر ساتھ ساتھ محفل میلاد کی خوب خوب مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔ سارا زور چوکی بچھانا، مجمع بلانا، تاریخ مقرر کرنا پر ہے، یہ قیود اور لوازم بدعت اور مذمت کا سبب ٹھہرے۔ ذرا اس مجموعہ میلاد النبی ﷺ کے مواعظ کے عنوانات، مجمع کی تعداد اور تاریخ و دن کے علاوہ کرسی یا چوکی پر وعظ فرمانے کا اعلان ملاحظہ فرمائیے۔ اور خود انصاف فرمائیے۔ پہلا وعظ الظہور: تاریخ ۳ ربیع الاول بیٹھ کر ارشاد فرمایا وقت اڑھائی گھنٹہ میں ختم ہوا دو سو لوگوں کا مجمع تھا، مولوی عبداللہ صاحب نے قلمبند کیا۔ دوسرا وعظ: السرور، عید میلاد النبی ﷺ کے متعلق تاریخ ۱۲ ربیع الاول بیٹھ کر ارشاد فرمایا، وقت ۳ گھنٹے میں ختم ہوا، مجمع حاضری ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ تیسرا وعظ: النور، آداب ذکر نبی ﷺ، تاریخ ۲۸ ربیع الاول بیٹھ کر ارشاد فرمایا، حاضری ڈیڑھ سو لوگ، وقت اڑھائی گھنٹے میں ختم فرمایا۔ چوتھا وعظ: حضور ﷺ کے ذکر فضائل ولادت، تاریخ ۳ صفر،

کرسی پر بیٹھ کر، وقت ۳ گھنٹہ ۴۵ منٹ، حاضری ۱۰۰ کے قریب، مولانا ظفر احمد عثمانی نے قلمبند کیا۔ پانچواں وعظ: ولادت ناسوتیہ وملکوتیہ کے بارے، تاریخ ۷ ربیع الاول، مقام خانقاہ امدادیہ، کرسی پر بیٹھ کر حاضری ۵۰ کے قریب وقت ۴ گھنٹے میں ختم ہوا۔ چھٹا وعظ: ماہ ربیع الاول وربیع الثانی کے بارے تاریخ ۳۰ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک بیٹھ کر ارشاد فرمایا، حاضری قریباً ۱۰۰ لوگ تھے۔ ساتواں وعظ: حضور ﷺ کے حقوق کے بارے، تاریخ ۸ ربیع الاول، جمعۃ المبارک، بیٹھ کر ارشاد فرمایا، ۲ گھنٹے میں ختم ہوا، حاضری ۵۰۰ کے قریب۔ آٹھواں وعظ: حضور ﷺ کے ہر فعل وحال سے سبق لینا، تاریخ ۹ رجب، مقام خانقاہ امدادیہ بیٹھ کر ارشاد فرمایا، حاضری ۱۰۰ کے قریب۔ نواں وعظ: ابطال رسوم کے تحت کا عنوان، تاریخ ۷ جمادی الاول، ۲۶ دسمبر 1922ء، منگل، مقام پولیس لائن، چوکی پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا، حاضری ۱۵۰ کے قریب۔ غور فرمایئے یہ الہامی خطبات جس میں ہر وعظ کا عنوان، تاریخ، دن، وقت، مجمع کی تعداد تحریر ہے۔ بلکہ اہتمام کے ساتھ چوکی اور کرسی بچھائی جاتی ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر وعظ ارشاد فرماتے ہیں۔ لکھنے والے اہتمام سے قلمبند کرتے ہیں۔ گھنٹے اور منٹ تک تحریر کیے جاتے ہیں۔ اگر محافل میلاد میں یہ تمام امور بدعت اور یہ قیود مذمت ٹھہری تو خود اپنے تمام مواعظ میں یہ اہتمام کیسا اور یہ ارتکاب بدعت کیوں کیا جارہا ہے۔ اسے کیا کہیے؟ کیا یہاں تداعی نظر نہیں آتا یہ ۱۰۰ سے لے کر ۱۵۰۰ افراد تک حاضری، غیبی بلاوا ہے (بن بلائے) چلے آئے ہیں۔

تائید پر تائید:

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی اپنے شیخ ومرشد حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کے ملفوظات عالیہ امداد المشتاق کے نام سے جمع فرمائے ہیں۔ ملفوظات میں میلاد شریف کے حوالے سے پوچھا گیا تو صفحہ نمبر 52 پر اپنے شیخ ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا جواب یوں لکھا، میلاد

شریف تمام اہل حرمین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حجت (دلیل) کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے۔ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت (لطف) قیام میں حاصل ہوتی ہے۔

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب:

(از مولانا اشرف علی تھانوی مشہور عالم دیوبند)۔ اس کتاب کی اہمیت، عظمت اور برکت خود مولانا تھانوی کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ بحوالہ خطبات میلاد النبی ﷺ صفحہ 118 عنوان:

طاعون کا روحانی علاج

طاعون کا ایک متبرک علاج منجملہ اور علاجوں کے ذکر نبی کریم ﷺ بھی ہے اور یہ علاج تجربہ میں آیا ہے۔ یعنی میں نے ایک کتاب "نشر الطیب" لکھی ہے حضور ﷺ کے حالات میں۔ اس کے لکھنے کے زمانہ میں خود اس قصبہ میں طاعون تھا۔ تو میں نے یہ تجربہ کیا کہ جس روز اس کا کچھ حصہ لکھا جاتا تھا اس روز کوئی حادثہ نہیں سنا جاتا تھا اور جس روز ناغہ ہو جاتا تھا۔ اس روز دو چار اموات سننے میں آتی تھیں۔ ابتداء میں تو میں نے اس کو اتفاق پر محمول کیا۔ لیکن جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو مجھے خیال ہوا کہ یہ حضور ﷺ کے ذکر مبارک کی برکت ہے آخر میں یہ التزام (لازم کرلیا) کیا کہ روزانہ کچھ حصہ اس کا ضرور لکھ لیتا تھا۔

آج کل بھی لوگوں نے مجھے طاعون ہونے کے متعلق اطراف وجوانب سے لکھا ہے تو میں نے ان کو بھی جواب میں یہی لکھا ہے کہ "نشر الطیب" پڑھا کرو۔ (قارئین محترم) مولانا تھانوی صاحب نے جو کچھ نشر الطیب کے بارے لکھا اسے بار بار پڑھیے گویا اعتراف ہے کہ ذکر رسول ﷺ طاعون کے مرض کا علاج ہے اور مرنے والوں کو ذکر رسول سے نئی زندگی مل جاتی ہے۔ عرض مرتب یہ ہے کہ ذکر مصطفی ﷺ صرف طاعون کا ہی علاج

نہیں بلکہ تمام امراض جسمانی وروحانی کا شافی علاج ہے۔اس کتاب کا مقصد تالیف بقول مولانا تھانوی نشر الطیب صفحہ 3 پر یوں تحریر ہے کہ ذکر حالات سے معرفت اور معرفت سے محبت اور محبت سے قیامت میں معیت مصطفیٰ ﷺ اور شفاعت مصطفیٰ ﷺ کی امیدیں اعظم مقاصد سے ہیں۔(سبحان اللہ کتنا خوبصورت مقصد تالیف ہے)۔اہلسنت کی تمام محافل ذکر رسول ﷺ اور مجالس میلاد کا بھی یہی مقصد اعلیٰ اور غرض ہے کہ عاشقان رسول ﷺ جو کتب سیرت وفضائل کا مطالعہ کرنے کا وقت اور فرصت نہیں رکھتے انہیں کم از کم وقت میں محفل میلاد وذکر رسول کے ذریعے فضائل وکمالات مصطفیٰ ﷺ بیان کر کے ان کے دلوں کو عشق رسول سے منور کیا جا سکے۔اس لیے اہلسنت سارا سال ایسی بابرکت محافل کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔جناب مولانا اشرف علی تھانوی نشر الطیب لکھتے وقت جن کتابوں کو پیش نظر رکھتے ہیں ان میں مشکوۃ شریف، صحاح ستہ، شمائل ترمذی، مواہب لدنیہ، سیرت ابن ہشام، الشمامۃ العنبریہ اور قصیدہ بردہ شریف ہے۔یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ نشر الطیب ان کتابوں سے ماخوذ ہے اور مستند ترین اور قابل اعتبار ہے۔لہذا حضرات علماء دیوبند کو چاہیئے عشق رسول کے جذبے، ولولے دلوں میں پیدا کرنے کیلئے اپنے جمعۃ المبارک کے مواعظ اور دیگر مجالس و محافل میں ان کتابوں کے اقتباسات پڑھ کر سنائیں تا کہ مولانا تھانوی صاحب کا مقصد اعلیٰ حاصل ہو سکے جو غرض تالیف فرمایا ہے۔لیجئے اقتباسات کا مطالعہ فرمائیے!

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں:

پہلی روایت: عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنیٰ کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے

نور کے فیض سے) پیدا کیا۔پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، آگے طویل حدیث ہے۔ف اس حدیث سے نور محمدی ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔

دوسری روایت حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی میں پڑے تھے (یعنی ان کا پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا) روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی نے اور حاکم نے اس کو صحیح الاسناد بھی کہا ہے۔

تیسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوۃ کس وقت ثابت ہو چکی تھی۔آپ نے فرمایا کہ جس وقت میں کہ آدم علیہ السلام ہنوز روح اور جسم کے درمیان میں تھے (یعنی ان کے تن میں جان بھی نہ آئی تھی) روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

چوتھی روایت شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کب نبی بنائے گئے۔آپ نے فرمایا کہ آدم اس وقت روح اور جسم کے درمیان میں تھے جب کہ مجھ سے میثاق (نبوۃ کا) لیا گیا۔

پانچویں روایت حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسینؓ اور وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

دوسری فصل: نام مبارک عرش پر:

پہلی روایت: حاکم نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد ﷺ کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ ف۔ اس سے آپ ﷺ کی فضیلت کا اظہار آدم علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہے۔

وسیلہ نام مصطفیٰ ﷺ:

دوسری روایت حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد ﷺ کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ ہنوز میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

برکات نور مصطفیٰ ﷺ:

پانچویں فصل:

پہلی روایت، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب سے روایت ہے کہ جب آپ حمل میں آئے تو ان کو خواب میں بشارت دی گئی کہ تم اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو جب وہ پیدا ہوں تو یوں کہنا اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد اور ان کا نام محمد ﷺ رکھنا۔ (ابن ہشام)

دوسری روایت: نیز حمل رہنے کے وقت آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصرہ علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔

چھٹی فصل:

آمنہ بنت وہب آپ کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں جب آپ ﷺ یعنی نبی پاک میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے سبب مشرق و مغرب کے درمیان سب روشن ہو گیا۔ پھر آپ زمین پر آئے، دونوں ہاتھوں پر سہارا دیے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے خاک کی ایک مٹھی بھری اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ ف۔ اسی نور کا ذکر ایک دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ اس نور سے آپ ﷺ کی والدہ نے شام کے محل دیکھے۔ حضور ﷺ نے اس واقعہ کی نسبت خود ارشاد فرمایا۔ میں اپنی ماں کا خواب ہوں اور انبیاء کی مائیں ایسا ہی نور دیکھا کرتی ہیں۔

کعبہ نور سے معمور:

دوسری روایت: عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقفیہ سے جن کا نام فاطمہ بنت عبداللہ ہے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں جب آپ کی ولادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ ﷺ کے تولد (ولادت) کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (بیہقی، المواہب)

مشرق، مغرب کی سیر کرادو:

تیسری روایت: ابونعیم نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کیا ہے اور وہ اپنی والدہ شفا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت آمنہ سے آپ پیدا ہوئے تو میرے ہاتھوں پر آئے اور (موافق معمول بچوں کے) آپ کی آواز نکلی تو میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہتا ہے رحمک اللہ (یعنی اے محمد ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو) شفا کہتی ہیں کہ تمام مشرق و مغرب کے درمیان روشنی ہوگئی۔ یہاں تک کہ میں نے روم کے بعضے محل دیکھے پھر میں نے آپ ﷺ کو دودھ دیا (یعنی اپنا نہیں بلکہ آپ کی والدہ کا کیونکہ شفاء کو کسی نے مرضعات میں ذکر نہیں کیا) اور لٹا دیا تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ مجھ پر ایک تاریکی اور رعب اور زلزلہ چھا گیا اور آپ میری نظر سے غائب ہوگئے۔ سو میں نے ایک کہنے والے کی آواز سنی کہ کہتا ہے کہ ان کو کہاں لے گئے تھے جواب دینے والے نے کہا کہ مشرق کی طرف وہ کہتی ہیں کہ اس واقعہ کی عظمت برابر میرے دل میں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا پس اول اسلام لانے والوں میں ہوئی (کذافی المواھب) ف۔ مشرق کے ذکر سے مغرب کی نفی نہیں ہوئی دوسری روایات میں مغارب بھی آیا ہے کما فی الشمامة۔

آٹھویں فصل: واقعات بچپن مصطفیٰ ﷺ:

پہلی روایت: ابن شیخ نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کا گہوارہ (یعنی جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔

دوسری روایت: بیہقی، ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ حضرت حلیمہ کہتی تھیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کا دودھ چھڑایا تو آپ ﷺ دودھ چھڑانے کے ساتھ ہی سب سے اول جو کلام فرمایا وہ یہ تھا۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرة

واصیلا جب آپ ذرا سیانے ہوئے تو باہر تشریف لے جاتے اور لڑکوں کو کھیلتا دیکھتے مگر ان سے علیحدہ رہتے، کھیل میں شریک نہ ہوتے۔

آٹھویں فصل: حلیمہ سعدیہ کے گھر برکتیں:

چوتھی روایت: حضرت حلیمہ سعدیہؓ سے روایت ہے کہ میں (طائف سے) بنی سعد کی عورتوں کے ہمراہ دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ کو چلی (اس قبیلہ کا یہی کام تھا) اور اس سال سخت قحط تھا میری گود میں میرا ایک بچہ تھا مگر اتنا دودھ نہ تھا کہ اس کو کافی ہوتا رات بھی اس کے چلانے سے نیند نہ آتی اور نہ ہماری اونٹنی کے دودھ ہوتا میں ایک دراز گوش پر سوار تھی جو نہایت لاغری سے سب کے ساتھ چل نہ سکتا تھا ہمراہی بھی اس سے تنگ آگئے تھے ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کو جو عورت دیکھتی اور سنتی کہ آپ ﷺ یتیم ہیں کوئی قبول نہ کرتی (کیونکہ زیادہ انعام واکرام کی توقع نہ ہوتی اور ادھر ان کو دودھ کی کمی کے سبب کوئی بچہ نہ ملا) میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ یہ تو اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ میں خالی ہاتھ جاؤں۔ میں تو اس یتیم کو لاتی ہوں شوہر نے کہا کہ بہتر شاید اللہ تعالیٰ برکت کرے غرض میں آپ کو جا کر لے آئی۔ جب اپنی فرودگاہ پر لائی اور گود میں لے کر دودھ پلانے بیٹھی تو دودھ اس قدر اترا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے رضائی بھائی نے خوب آسودہ ہو کر پیا اور آسودہ ہو کر سو گئے اور میرے شوہر نے جو اونٹنی کو جا کر دیکھا تو تمام دودھ ہی دودھ بھرا تھا غرض اس نے دودھ نکالا اور ہم سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور رات بڑے آرام سے گزری اور اس کے قبل سونا میسر نہیں ہوتا شوہر کہنے لگا اے حلیمہ تو تو بڑی برکت والے بچہ کو لائی میں نے کہا ہاں مجھ کو بھی یہی امید ہے پھر ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور میں آپ ﷺ کو لے کر اسی دراز گوش پر سوار ہوئی پھر تو اس کا یہ حال تھا کہ کوئی سواری اس کو پکڑ نہ سکتی تھی میری ہمراہی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ ذرا آہستہ چلو یہ وہی تو ہے جس پر تم آئی تھیں، میں نے کہا ہاں وہی ہے وہ کہنے

لگیں کہ بے شک اس میں کوئی بات ہے۔

٭ حلیمہ کی بکریوں کے دودھ میں برکت: (حضرت حلیمہ کہتی ہیں) پھر ہم اپنے گھر پہنچے اور وہاں سخت قحط تھا سو میری بکریاں دودھ سے بھری آتیں اور دوسروں کو اپنے جانوروں میں سے ایک قطرہ دودھ نہ ملتا۔ میری قوم کے لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے کہ ارے تم بھی وہاں ہی چراؤ جہاں حلیمہ کے جانور چرتے ہیں مگر جب بھی وہ جانور خالی آتے اور میرے جانور بھرے آتے (کیونکہ چراگاہ میں کیا رکھا تھا وہ تو بات ہی اور تھی) غرض ہم برابر خیر و برکت مشاہدہ کرتے رہے یہاں تک کہ دو سال پورے ہوگئے اور میں نے آپ ﷺ کا دودھ چھڑایا اور آپ کا نشو ونما اور بچوں سے بہت زیادہ تھا یہاں تک کہ دو سال کی عمر میں اچھے بڑے معلوم ہونے لگے پھر ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لائے مگر برکت کی وجہ سے ہمارا جی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اور رہیں اس لئے آپ کی والدہ سے اصرار کرکے وباء مکہ کے بہانے سے پھر اپنے گھر لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ کا منبر پر خود فضائل بیان کرنا:

ورفعنا لك ذكرك:

پہلی روایت: حضرت عباسؓ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں (رسول تو ہوں ہی مگر دوسرے فضائل حسبی و نسبی بھی رکھتا ہوں چنانچہ میں) محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے خلق کو (جو کہ جن وغیرہ کو بھی شامل ہے) پیدا کیا اور مجھ کو ان کے بہترین (یعنی انسان) میں سے کیا پھر ان (انسانوں) کے دو فرقے (عجم و عرب) بنائے اور مجھ کو بہترین فرقہ (یعنی عرب) میں بنایا پھر ان (قریش) کو کئی خاندان بنائے اور مجھ کو بہترین خاندان (یعنی بنی ہاشم) میں بنایا پس میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی سب

میں افضل ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بھی سب سے افضل ہوں روایت کیا اس کو ترمذی نے (کذافی المشکوۃ) ف۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے اپنے فضائل کا ذکر بر سر منبر فرمایا۔

شاعر دربار رسالت حضرت حسانؓ کے لیے منبر بچھایا جاتا ہے:

تیسری روایت۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسانؓ کے لیے مسجد میں منبر رکھتے تھے کہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے مفاخر بیان کرتے اور مشرکین کے مطاعن کا جواب دیتے اور آپ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی تائید روح القدس سے فرماتا ہے جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مفاخرت یا مدافعت کرتے رہیں گے روایت کیا اس کو بکاری نے (كذافي المشكوة) ف۔ اس سے آپ کا اپنے فضائل کا بیان کرانا ثابت ہوا اور اس کے منظوم ہونے کا جواز بھی ثابت ہوا جب کہ حد شرعی کے اندر ہو۔

چند خصائص:

☆ سب سے اول آپ ﷺ کے نور پاک کا پیدا ہونا۔ ☆ سب سے پہلے آپ ﷺ کو نبوت کا عطا ہونا۔ ☆ آپ ﷺ کا نام مبارک عرش پر لکھا جاتا۔ ☆ پہلی سب کتب میں آپ ﷺ کی بشارت و فضیلت ہونا۔ ☆ تشریف آوری کے وقت مہر نبوت کا شانہ اقدس پر ہونا۔ ☆ سامنے اور پیچھے سے برابر دیکھنا۔ ☆ آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا ہونا۔ ☆ آپ ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا۔ ☆ آذان و اقامت میں نام مبارک ہونا۔ ☆ آپ ﷺ کی امت پر سابقہ امتوں جیسا عذاب نہ آنا۔ ☆ آپ ﷺ کی لخت جگر (بیٹی) سے نسب اولاد کا ثابت ہونا۔ ☆ تمام کائنات کی مخلوقات کی طرف مبعوث ہونا۔ ☆ آپ ﷺ کی امت کا سب سے زیادہ ہونا۔

تبصرہ: قارئین کرام مذکورہ تمام اقتباسات کانشر الطیب کے بعض مقامات سے انتخاب کیا گیا ہے۔ان اقتباسات کانورایمان سے باربار مطالعہ فرمایئے۔خود فیصلہ فرمایئے ذکر ولادت باسعادت (میلاد النبی) کس قدر اہتمام اور خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان فضائل وکمالات ،معجزات وارہاصات ولادت باسعادت کو بیان کیا جائے تا کہ غلامان رسول اپنے آقا ومولا جناب محمد ﷺ کے حالات مبارکہ سے معرفت حاصل کر کے محبت رسول اور شفاعت رسول کی امید جیسے اعلیٰ مقاصد حاصل کر سکیں۔اقتباسات میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے۔

کتاب سیرت خاتم الانبیا ﷺ:

مولف حضرت مولانا محمد شفیع مصنف فتاوی دار العلوم دیوبند۔ٹائٹل پر رسول اللہ ﷺ کی مختصر نہایت جامع ومستند سوانح عمری تحریر کیا گیا ہے۔رائے گرامی میں مولانا اشرف علی تھانوی، انور شاہ کشمیری اور سید حسین احمد مدنی کے کلمات تحریر کیے گئے ہیں۔جن کتابوں کو رسالہ کا ماخذ تحریر کیا گیا ہے ان میں مشکوۃ، صحاح ستہ، کنز العمال، خصائص کبریٰ، مواہب لدنیہ، سیرت ابن ہشام، شفاء شریف، تاریخ ابن عساکر، سیرت حلبیہ، نشر الطیب شامل ہیں۔

مقدمہ میں مولانا محمد شفیع دیوبندی تحریر کرتے ہیں، اردو زبان میں قدیم، جدید سیرتیں موجود ہیں لیکن میری نگاہ عرصہ سے ایسی مختصر سیرت کو ڈھونڈ رہی تھی جس کو ہر کاروباری مسلمان مرد وعورت دو تین مجلسوں میں ختم کر کے اپنا ایمان تازہ کر سکیں۔

ولادت سے پہلے آپ ﷺ کی برکات کا ظہور:

جس طرح آفتاب سے پہلے صبح صادق کی عالمگیر روشنی اور پھر شفق سرخ دنیا کو طلوع آفتاب کی

بشارت دیتے ہیں اسی طرح جب آفتاب نبوت کا طلوع ہوا تو اطراف عالم میں بہت سے ایسے واقعات ظاہر کیے گئے جو آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دیتے تھے جن کو محدثین ومورخین کی اصطلاح میں ارہاصات کہا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ ان کے بطن میں بصورت حمل مستقر ہوئے تو انہیں خواب میں بشارت دی گئی کہ وہ بچہ جو تمہارے حمل میں ہے اس امت کا سردار ہے۔جب وہ پیدا ہوں تو تم یوں دعا کرنا ان کو ایک خدا کی پناہ میں دیتی ہوں ان کا نام محمد ﷺ رکھنا۔(سیرت ابن ہشام) اور فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے حمل رہنے کے بعد میں نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصریٰ علاقہ شام کے محلات ان کے سامنے آ گئے۔

آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت:

الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پیش گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔ادھر دنیا کے بت کدہ میں آفتاب نبوت کا ظہور ہوتا ہے ادھر ملک فارس کے کسریٰ کے محل میں زلزلہ آتا ہے جس سے اس کے چودہ کنگرے گر جاتے ہیں۔ بحیرہ ساوہ (ملک فارس کا ایک دریا) دفعتاً خشک ہو جاتا ہے۔فارس کے آتش کدہ کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی خود بخود سرد ہو جاتی ہے۔

کائنات روشن ہوگئی:

صحیح حدیث میں ہے کہ ولادت کے وقت آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے

ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے اور بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ زمین پر جلوہ افروز ہوئے تو دونوں ہاتھوں پر سہارے دیئے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے خاک کی مٹھی بھری اور آسمان کی طرف دیکھا (مواہب لدنیہ)

برکات مصطفیٰ ﷺ حلیمہ سعدیہ کے گھر:

حضرت حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ میں (طائف) سے بنی سعد کی عورتوں کے ہمراہ دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ کو چلی۔ اس سال قحط تھا میری گود میں ایک بچہ تھا (مگر فقر و فاقہ کی وجہ سے) اتنا دودھ نہ تھا جو اس کو کافی ہو سکے رات بھر وہ بھوک سے تڑپتا تھا اور ہم اس کی وجہ سے بیٹھ کر رات گزارتے تھے۔ ایک اونٹنی بھی ہمارے پاس تھی مگر اس کے بھی دودھ نہ تھا۔ مکہ کے سفر میں جس دراز گوش پر سوار تھی وہ بھی اس قدر لاغر تھا کہ سب کے ساتھ نہ چل سکتا تھا ہمراہی بھی اس سے تنگ آ رہے تھے۔ بالآخر مشکل سے یہ سفر طے ہوا مکے پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کو جو عورت دیکھتی تھی اور یہ سنتی تھی کہ آپ ﷺ یتیم ہیں تو کوئی قبول نہ کرتی کیونکہ زیادہ انعام و اکرام کی توقع نہ تھی ادھر حلیمہ کی قسمت کا ستارہ چمک رہا تھا ان کے دودھ کی کمی ان کے لیے رحمت بن گئی کیونکہ دودھ کم دیکھ کر کسی نے ان کو اپنا بچہ دینا گوارا نہ کیا۔

حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ یہ تو اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ خالی ہاتھ واپس ہوں۔ خالی سے بہتر ہے کہ اس یتیم کو لے چلوں شوہر نے منظور کر لیا اور یہ اس در یتیم کو لے آئیں جس سے آمنہ اور حلیمہ کے گھر نہیں بلکہ مشرق و مغرب میں اجالا ہونے والا تھا۔

خدا کا فضل تھا کہ حلیمہ کی قسمت جاگی اور سرور کائنات ﷺ ان کی گود میں آ گئے فرودگاہ پر لا کر دودھ پلانے بیٹھی تو برکات کا ظہور شروع ہو گیا۔ اس قدر دودھ اترا کہ آپ ﷺ نے بھی اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور آرام سے سو گئے۔ ادھر اونٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے لبریز تھے میرے شوہر نے اس کا دودھ نکالا اور ہم سب

نے سیر ہو کر پیا اور رات بھر آرام سے گزاری۔ مدتوں بعد یہ پہلی رات تھی کہ ہم نے اطمینان کے ساتھ نیند بھر کر سوئے۔

اب تو میرے شوہر بھی کہنے لگا کہ حلیمہ تم تو بڑا ہی مبارک بچہ لائی ہو میں نے کہا کہ مجھے بھی یہی توقع ہے کہ یہ نہایت مبارک لڑکا ہے اس کے بعد ہم مکہ سے روانہ ہوئے میں آپ ﷺ کو گود میں لے کر اس دراز گوش پر سوار ہوئی مگر اس مرتبہ خدا کی قدرت کا یہ تماشا دیکھتی ہوں کہ اب وہ اتنا تیز چلتا ہے کہ کسی کی سواری اس کی گرد کو نہیں پہنچتی میری ہمراہی عورتیں کہنے لگیں کہ یہ وہی ہے جس پر تم آئی تھیں؟ الغرض راستہ قطع ہوا ہم گھر پہنچے وہاں سخت قحط پڑا ہوا تھا تمام دودھ کے جانور دودھ سے خالی تھے۔ لیکن میرا گھر میں داخل ہونا تھا اور میری بکریوں کا دودھ سے بھرنا، اب روز میری بکریاں دودھ سے بھری آتی ہیں اور کسی کو ایک قطرہ بھی نہیں ملتا۔ میری قوم کے لوگوں نے اپنے چرواہوں سے کہا کہ تم بھی اپنے جانور اسی جگہ چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں مگر وہاں تو چراگاہ اور جنگل کی خصوصیت نہ تھی بلکہ کسی اور ہی لعل کی خاطر منظور تھی اس کو وہ لوگ کہاں سے لاتے۔ چنانچہ ایک ہی جگہ چرنے کے بعد بھی ان کے جانور دودھ سے خالی اور میری بکریاں بھری ہوئی آتی تھیں۔ اسی طرح ہم برابر آپ ﷺ کی برکات کا مشاہدہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے۔

آپ ﷺ کا سب سے پہلا کلام:

حلیمہ کا بیان ہے کہ جس وقت آپ ﷺ کا دودھ چھڑایا تو یہ کلمات آپ ﷺ کی زبان پر جاری ہوئے **اللہ اکبر کبیرا و الحمدللہ حمدا کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا** یہ آپ ﷺ کا سب سے پہلا کلام تھا۔ آپ ﷺ کا نشو و نما اور سب بچوں سے اچھا تھا کہ دو سال ہی میں اچھے بڑے معلوم ہونے لگے۔ اب ہم حسب قاعدہ آپ ﷺ کی والدہ کے پاس لائے مگر آپ ﷺ کی برکات کی وجہ سے آپ ﷺ کو چھوڑنے کو جی

نہ چاہتا تھا۔ قارئین کرام مولانا محمد شفیع دیوبندی کی مختصر جامع کتاب سیرت خاتم الانبیاﷺ کے اقتباسات آپ نے مطالعہ فرمائے۔ ولادت باسعادت کی برکتوں اور نور مصطفیﷺ کی جلوہ گری سے کس طرح مشرق ومغرب روشن ہورہے ہیں اور کائنات جگمگا رہی ہے مزید برآں حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر بہار آ گئی اور قبیلے کی تمام خواتین مبارکباد پیش کرتی ہیں کہ تو مبارک بچہ لائی ہے۔ اور قوم کے لوگ اپنے چرواہوں سے کہہ رہے ہیں، اپنے جانور، بکریاں وہاں چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں۔ یہ سب برکات مصطفیﷺ ہے۔ اب مزید اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔

سیرت سرور عالمﷺ

جلد دوم تالیف سید ابوالاعلیٰ مودودی (مشہور عالم مفسر، بانی جماعت اسلامی)، ناشر حسین فاروق مودودی ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔

پیدائش سے آغاز نبوت تک: (باب نمبر 3)

ولادت مبارکہ: آخر کار وہ وقت آ پہنچا جس کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت کے ایک حصہ کو مکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں لا کر بسایا تھا اور جس کے لیے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت انہوں نے اور ان کے صاحبزادے اسماعیل نے دعا مانگی تھی۔

ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلو علیهم آیتك ویعلمهم الكتب والحكمة ویزكیهم۔ (البقرہ ۱۲۹)

(ترجمہ) ”اے ہمارے رب، اور تو ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی

زندگیاں سنوار دے“

محدثین اور مورخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب الفیل کا واقعہ (یعنی مکہ پر ابرہہ کا حملہ) محرم میں پیش آیا تھا اور رسول اللہﷺ کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی۔ ولادت پیر کے روز ہوئی تھی۔ یہ بات خود رسول اللہﷺ نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی ہے (صحیح مسلم بروایت قتادہ) ربیع الاول کی تاریخ کونسی تھی؟ اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے۔ اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ ولادت مبارکہ کا وقت معتبر روایات میں صبح صادق بیان کیا گیا ہے۔

بشارات اور اسم گرامی:

معتبر روایات میں آیا ہے کہ زمانہ حمل میں بی بی آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا ہے۔ جس سے شام کے محلات تک روشن ہو گئے ہیں۔ ایک اور مرتبہ خواب میں ان سے کہا گیا کہ تمہارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے، جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا۔ ابن سعد نے ایک روایت نقل کی ہے کہ خواب میں آپﷺ کا نام احمدؐ رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ممکن ہے کہ یہ دو نام دو مختلف خوابوں میں بتائے گئے ہوں کیونکہ حضورﷺ کے یہ دونوں ہی نام احادیث سے ثابت ہیں۔ (ولادت مصطفیﷺ مشرق ومغرب روشن بلکہ نور ہی نور نظر آتا تھا)۔ بکثرت روایات میں بی بی آمنہ کا یہ بیان بھی نقل ہوا ہے کہ جب آپ ﷺ پیدا ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اندر سے ایک نور نکلا ہے جس سے مشرق ومغرب روشن ہو گئے ہیں۔ بیہقی اور ابن عبدالبر نے عثمان بن ابی العاص الثقفی کی ماں کا بیان نقل کیا ہے کہ حضورﷺ کی ولادت کے وقت وہ بی بی آمنہ کے پاس موجود تھی۔ اس

وقت جدھر نظر جاتی تھی نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ولادت کے وقت دایہ کی خدمت حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی والدہ شفاء بنت عوف بن عبدالحارث زہری نے انجام دی۔

پیدائش کے ساتویں روز جناب عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا عقیقہ کیا اور قریش کے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ کھانے کے بعد لوگوں نے پوچھا ''اے عبدالمطلب، آپ نے اپنے بیٹے کے لیے ہماری یہ ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟'' انہوں نے کہا میں نے اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔ لوگ کہنے لگے آپ نے اپنے خاندان کے دوسرے لوگوں کے ناموں سے مختلف نام کیسے رکھ دیا؟ عبدالمطلب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اللہ اور زمین میں خلق اس کی تعریف کرے۔

قبل ولادت نام محمد ﷺ کی کثرت:

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صفحہ نمبر 94 کے حاشیہ میں ولادت سے قبل نام محمد کی شہرت کا تذکرہ لکھتے ہیں کہ لفظ محمد تو پہلے بھی عرب میں شاذ و نادر بعض لوگوں کا نام تھا مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ پہلے کسی کا نام احمد ہو۔ اس کی وجہ، جس کو ہم نے تفہیم القرآن جلد پنجم، سورۃ صف، حاشیہ ۷، ۸ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، یہ ہے کہ اہل کتاب کے ذریعہ سے اہل عرب کو کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا رہتا تھا کہ ایک نبی اور آنے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا اور وہ بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ یہ باتیں سن کر عرب کے بعض لوگوں نے اپنے بیٹوں کے نام محمد رکھے تھے تاکہ شاید وہی نبی ہو جائے۔ قاضی عیاض نے ایسے لوگوں کی تعداد جن کے نام حضور ﷺ سے پہلے محمد تھے، ۶ بتائی ہے، ابن خالویہ اور سہیلی نے تین، اور عبدان المروزی نے چار۔ لیکن حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ میں نے تلاش و جستجو سے ۱۵ ایسے اشخاص کے نام معلوم کیے ہیں۔ پھر اصابہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ ان میں سے بعض نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا اور اسلام بھی قبول کیا۔ محمد بن عدی ربیعہ کے حالات میں وہ لکھتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ جاہلیت میں

آپ ﷺ کے والد نے آپ ﷺ کا نام محمد کیسے رکھ دیا؟ انہوں نے کہا کہ ہم شام میں سفر کر رہے تھے۔ ایک دیر (عیسائی خانقاہ) پر پہنچے تو صاحب دیر (راہب) نے کہا کہ تمہاری قوم میں ایک نبی آنے والا ہے جو آخری نبی ہوگا۔ ہم نے پوچھا کہ اس کا نام کیا ہوگا۔ اس نے کہا محمد۔ اس کے بعد ہمارے ہاں جو بھی لڑکا پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھا گیا۔

مشاہدہ برکات: حلیمہ سعدیہ:

شرفائے مکہ کا قاعدہ تھا کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لیے صحرائی علاقوں کے اچھے قبائل میں بھیج دیتے تھے تاکہ عمدہ آب و ہوا میں پرورش پائیں اور خالص عربی بھی سیکھ لیں۔ اس غرض کے لیے باہر کے قبیلوں کی عورتیں وقتاً فوقتاً مکہ آتی تھیں اور سرداروں کے بچے لے جاتی تھیں جن سے ان کو معقول معاوضے ملتے تھے اور بعد میں بھی حسن سلوک کی توقع ہوتی تھی۔ اسی سلسلہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے کچھ مدت بعد بنی سعد بن بکر (قبیلہ ہوازن کی ایک شاخ) کی کچھ عورتیں بچے لینے کے لیے مکہ گئیں جن میں حلیمہ بنت ابی ذویب بھی اپنے شوہر حارث بن عبداللہ کے ساتھ شامل تھیں۔ ابن ہشام نے حلیمہ کا اپنا بیان نقل کیا ہے کہ ہم بہت خستہ حال تھے۔ ہمارا علاقہ قحط زدہ تھا۔ دوسری عورتوں کی بہ نسبت ہماری حالت زیادہ ہی خراب تھی۔ ہماری گدھی اس قدر کمزور تھی کہ قافلے کے پیچھے رہ جاتی تھی۔ ہماری اونٹنی بھی ذرا دودھ نہ دیتی تھی۔ میری چھاتیوں میں بھی دودھ اتنا کم تھا کہ میرے بچے کا پیٹ نہ بھر سکتا تھا۔ رات بھر روتا رہتا تھا اور ہم بھی نہ سو سکتے تھے۔ مکہ پہنچے تو کوئی عورت رسول اللہ ﷺ کو لینے پر راضی نہ ہوئی۔ ہر ایک کہتی تھی کہ یتیم ہے۔ باپ ہوتا تو ہم اس سے کچھ حسن سلوک کی امید رکھتے۔ بیوہ ماں اور دادا سے معلوم نہیں کچھ ملے یا نہ ملے۔ دوسری سب عورتوں نے دوسرے بچے لے لیے اور مجھے کوئی بچہ نہ ملا۔ جب سب واپس چلنے کے لیے تیار ہوئیں تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ میں خالی ہاتھ جانا پسند نہیں کرتی۔ جا

کر اسی یتیم بچے کو لے لیتی ہوں۔ شوہر نے کہا کیا مضائقہ ہے اگر تو ایسا کر لے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ اسی میں ہمیں برکت دے دے۔ چنانچہ میں گئی اور صرف اس لیے اس بچے کو لے لیا کہ کوئی اور بچہ مجھے نہ ملا تھا۔ اپنے پڑاؤ پر پہنچ کر اس بچے کے منہ میں اپنی چھاتی دی تو اتنا دودھ اترا کہ وہ بھی سیر ہو گیا اور اس کے دودھ شریک بھائی نے بھی (جس کا نام عبداللہ تھا) خوب پیٹ بھر کر پی لیا۔

آپ ﷺ کی مزید برکتیں:

پھر میرے شوہر نے اونٹنی کا دودھ نچوڑنا شروع کیا تو اس نے اتنا دودھ دیا کہ ہم دونوں اچھی طرح سیر ہو گئے اور رات ہم نے بڑے آرام سے گزاری۔ صبح میرے شوہر نے کہا خدا کی قسم، حلیمہ، تو نے تو بڑا ہی مبارک بچہ لیا ہے۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ واپسی کے سفر میں ہماری گدھی کی شان ہی کچھ اور تھی۔ قافلے کے سارے گدھوں کے اس نے پیچھے چھوڑ دیا۔ میری ساتھی عورتیں کہنے لگیں کہ حلیمہ، کیا یہ تیری وہی گدھی ہے جس پر تو ہمارے ساتھ آئی تھی؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ بولیں، واللہ، اس کی تو حالت ہی بدلی ہوئی ہے۔ ہم وطن واپس پہنچے تو زمین پر شاید ہی کوئی علاقہ اس وقت اتنا اجاڑ ہو جتنا ہمارا تھا۔ مگر میری بکریاں جہاں جاتیں پیٹ بھر کر چارہ کھائیں اور خوب دودھ دیتیں۔ اس طرح ہم روز بروز اس بچے کی برکتیں زیادہ ہی دیکھتے رہے۔ دو سال گزرے اور دودھ چھڑانے کا وقت آیا تو وہ بچہ سارے قبیلے کے بچوں سے زیادہ تندرست و توانا تھا اور ایسا لگتا تھا جیسے چار برس کا ہو۔ ہم اسے مکہ اس کی ماں کے پاس واپس لے گئے، مگر ہمارا جی چاہتا تھا کہ وہ ہمارے پاس کچھ مدت اور رہے۔ میں نے اس کی ماں سے کہا کہ میرے اس بیٹے کو میرے پاس ابھی اور رہنے دو تا کہ یہ خوب پل کر تنومند ہو جائے، مجھے اندیشہ ہے کہ مکہ کی خراب آب و ہوا اس کی صحت پر برا اثر نہ ڈالے۔ غرض میں نے اتنا اصرار کیا کہ وہ اسے پھر میرے ساتھ بھیجنے پر راضی ہو گئیں۔ ابن سعد کا بیان ہے کہ اس

طرح حضور ﷺ دو سال اور حلیمہ ؓ کے ہاں رہے۔

تبصرہ: قارئین کرام محترم یہ اقتباسات ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے تحریر کردہ ہیں۔ مولانا مودودی ۱۲ ربیع الاول ولادت باسعادت کی تصریح فرما رہے ہیں اور وقت ولادت صبح صادق اور تاریخ ولادت کے بارے لکھا جمہور اہل علم میں یہی مشہور ہے۔ مزید اس میں اسم محمد ﷺ کی بشارات اور نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ گری سے ملک شام کے محلات تک روشن ہونا تحریر فرما رہے ہیں۔ جبکہ جائے ولادت میں ہر طرف نور ہی نور نظر آ رہا ہے۔ پھر حلیمہ سعدیہ ؓ برکات ولادت باسعادت کا مشاہدہ فرما رہی ہیں۔ واپسی کے سفر کے دوران سواری بھی تیز ہو گئی، بکریاں اجڑی ہوئی چراگاہ میں پیٹ بھر بھر چارہ کھاتی ہیں اور برتن بھر بھر دودھ دیتی ہیں۔ یہ ولادت باسعادت کے واقعات اور برکات ماہ ربیع الاول شریف میں اہل سنت کے علماء، خطباء بیان کرتے ہیں۔ ان میں بھلا کہاں اختلاف پایا جا رہا ہے۔ مزید انوار و تجلیات کے نزول کا منظر مکہ معظمہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

جائے ولادت پر انوار و تجلیات:

فیوض الحرمین اردو: مشاہدات و معارف تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ناشر دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔ آٹھواں مشاہدہ میں صفحہ نمبر 115 پر تحریر کرتے ہیں اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی ﷺ کے مقام ولادت پر حاضر ہوا تھا۔ یہ دن آپ کی ولادت مبارکہ کا دن تھا اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج رہے تھے اور آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے جو معجزات اور خوارق ظاہر ہوئے تھے ان کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقعہ پر یکبارگی انوار روشن ہوئے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا ان کا روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بہر حال اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور روح کی آنکھ کے بین بین کون سی حس تھی

جس سے میں نے ان انوار کو دیکھا۔ پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے ان فرشتوں کا فیض اثر نظر آیا۔ جو اس قسم کے مقامات اور نوع کی مجالس پر موکل ہوتے ہیں۔ الغرض اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوار رحمت سے غلط ملط ہیں۔

تبصرہ: قارئین محترم حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی تمام مکاتب فکر کے مسلم امام و پیشوا ہیں ان کی ذات سے کسی کو اختلاف نہیں ہے وہ اپنے مشاہدات و معارف بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ولادت مبارکہ کے دن مقام ولادت مصطفی ﷺ پر حاضر ہوں پھر کیا دیکھا لوگ جمع ہو کر درود و سلام پڑھ رہے ہیں۔ دوسرا عمل، اعلان نبوت سے قبل کے واقعات، عجائبات اور معجزات کے تذکرے کر رہے ہیں، ایسے بابرکت موقع پر انوار اور تجلیات روشن ہوئے اور ان انوار و تجلیات میں ملائکہ کے فیوض و برکات بھی شامل ہو چکے ہیں۔ اس مشاہدہ سے ولادت باسعادت کے دن مقام ولادت مصطفی ﷺ پر جمع ہونا، درود و سلام پڑھنا، واقعات و عجائبات کا بیان کرنا ثابت ٹھہرا۔ اس پر مزید حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی کا عمل میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیے۔ ایمان میں نور بھر جائے گا۔

شاہ عبدالرحیم دہلوی کا میلاد پر کھانا پکانا:

در الثمین فی مبشرات النبی الامین صفحہ ۴۰۔ اخبرنی سید الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة من السنین شئی اصنع به طعاما اجد الاحمصا مقلیا فقسمة بین الناس فرائیة ﷺ وبین یدیه هذه الحمص متبهجا البشاشا۔ (خبر دی مجھ کو میرے والد نے کہا کہ میں حضور ﷺ کے میلاد شریف کے دنوں میں کھانا پکایا کرتا تھا پس ان سالوں میں ایک سال میرے پاس طعام تیار کرنے کیلئے کوئی چیز نہ تھی پس میں نے بھنے ہوئے چنے لوگوں میں تقسیم کر دیے میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے ہاتھوں میں یہ چنے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ بشاش بشاش ہے۔ (اس

سے معلوم ہوا کہ ولادت باسعادت کے بابرکت دنوں میں کھانا پکا کر تقسیم کرنا اسلاف کا محبوب عمل ہے)۔ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد گرامی شاہ عبدالرحیم دہلوی کا تذکرہ آپ نے پڑھا۔ مزید برآں حضرت علامہ شبلی نعمانی کس طرح ولادت باسعادت کے بابرکت عنوان "ظہور قدسی" پر خوبصورت فصاحت و بلاغت بھرا اقتباس تحریر کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

ظہور قدسی: (کتاب سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی)

چمنستان دہر میں بار بار روح پرور بہاریں آچکی ہیں، چرخ نادرہ کار نے کبھی کبھی بزم عالم اس سروسامانی سے سجائی کہ نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئی ہیں۔

ولادت:

لیکن آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے۔ سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ چرخ کہن مدتہائے دراز سے اسی صبح جان نواز کے لیے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ کارکنان قضا و قدر کی بزم آرائیاں عناصر کی جدت طرازیاں، ماہ و خورشید کی فروغ انگیزیاں، ابر و باد کی تردستیاں، عالم قدس کے انفاس پاک، توحید ابراہیم، جمال یوسف، معجز طرازی موسیٰ، جان نوازی مسیح سب اسی لئے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں ارز شہنشاہ کونین ﷺ کے دربار میں کام آئیں گے۔

آج کی صبح وہی صبح جاں نواز، وہی ساعت ہمایوں، وہی دور فرخ فال ہے۔ ارباب سیر اپنے محدود پیرایہ بیان میں لکھتے ہیں کہ "آج کی رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے، آتشکدہ فارس بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا"۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ایوان کسریٰ نہیں بلکہ شان عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے،

آتش فارس نہیں بلکہ جحیم شر، آتشکدہ کفر، آذر کدہ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے، صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، بتکدے خاک میں مل گئے، شیرازہ مجوسیت بکھر گیا، نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔ توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستان سعادت میں بہار آ گئی، آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں، اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا۔ یعنی یتیم عبداللہ، جگر گوشہ آمنہ، شاہ حرم، حکمران عرب، فرمان روائے عالم، شہنشاہ کونین عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت واجلال ہوا۔ اللھم صلی علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم۔

قارئین محترم علامہ شبلی نعمانی کے اقتباس کے بعد آخر میں برصغیر پاک وہند کے محقق علی الاطلاق اور محدث عارف باللہ شیخ عبدالحق دہلوی کی معروف کتاب ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ اردو ترجمہ مومن کے ماہ وسال۔ دارالاشاعت کراچی کے اقتباسات آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے اس کتاب کا مقدمہ میں فتاوی دارالعلوم دیو بند کے مصنف مفتی محمد شفیع کراچی تحریر کرتے ہیں کہ ماثبت بالسنۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتابوں میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ اس کے مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نام نامی ہی اس کتاب کے مستند، معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے، اہل علم میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس کتاب میں اس معاملے کے متعلق وارد شدہ روایات حدیث کو بھی جمع کیا گیا ہے اور ان کے مستند اور غیر مستند ہونے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ اور مزید ضروری اور مفید معلومات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی الحمدللہ اب برخوردار عزیز مولوی محمد رضی عثمانی سلمہ نے اس کا اصل متن عربی اور اس کے شروع میں اس کا اردو ترجمہ اپنے مکتبہ دارالاشاعت سے شائع کیا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کی گواہی:

مولانا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب الافاضۃ الیومیہ جلد ہفتم جسے خطبات حکیم

الامت کے نام سے ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے میں ایک ملفوظ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مقام اور مرتبے کے حوالے سے یوں تحریر کرتے ہیں، بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔

نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی رائے (غیر مقلدین کے پیشوا):

نواب صاحب لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مساعی جمیلہ سے ہندوستان میں حدیث کی بڑی اشاعت ہوئی ہے، حدیث اور ترویج سنت میں شیخ موصوف کو جو شرف وفضیلت حاصل ہے اس میں اس کا کوئی ثانی وشریک نہیں۔ مزید تحریر کرتے ہیں کہ بندہ عاجز دہلی میں ان کے مزار مبارک پر پہنچا اور جن برکات کا مشاہدہ کیا وہ بیان نہیں کی جاسکتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی بے پایاں رحمتوں سے نوازے۔ قارئین محترم امام المحدثین سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے علمی اور روحانی مقام کا اعتراف آپ نے پڑھا۔ فتاوی دارالعلوم دیو بند کے مصنف مفتی محمد شفیع دیو بندی اور مولوی اشرف علی تھانوی دونوں آپ کی عظمت اور روحانی مقام کے معترف ہیں اور غیر مقلدین کے پیشوا صدیق حسن خان بھوپالی آپ کے مزار پر رحمت کی برسات ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ اب ان کی کتاب کے اقتباسات کا مطالعہ فرمائیں اور فیصلہ خود فرمائیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بدعت اور خلاف سنت کاموں کی ترغیب دے رہے ہیں یا کہ بندہ مومن کا اپنے آقا ومولا جناب محمد ﷺ ولادت باسعادت میلاد النبی کے مبارک، نورانی دن پر اظہار فرحت ومسرت اور شکر کرنے والوں بقدر استطاعت خرچ کرنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فضل عمیم اور

جنت کے باغوں میں داخل کرنے کے انعامات کی ضمانت دے رہے ہیں۔ان تمام افعال یعنی مکانوں کو مزین کرنا، تحائف تقسیم کرنا، کھانے پکوانا، میلاد النبی عید منانا کو افعال حسنہ قرار دے کر برکات کے نزول کا باعث تحریر فرماتے ہیں۔لیجئے اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔ ماثبت بالسنة فی ایام السنة عربی تصنیف عاف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (اردو ترجمہ مومن کے ماہ وسال) مولانا اقبال الدین احمد دیوبندی:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اقتباسات:

ولادت باسعادت سال فراخی ومسرت: (ربیع الاول: باب اول)

سچے دوستو! اللہ تعالیٰ نور یقین سے تمہاری تائید کرے اور رسالت مآب ﷺ کے تذکرہ سے تمہارے دل منور کرے، درود ہو رسول اکرم ﷺ پر، آپ ﷺ کے آل واصحاب ؓ پر اور سب پر واقعہ یہ ہے کہ بطن حضرت آمنہ ؓ میں جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو زمانہ حمل میں حضرت آمنہ ؓ کو آپ ﷺ کی برکت سے عجیب وغریب اور نادر ونایاب واقعات پیش آئے جو سیرت کی کتابوں اور احادیث میں مذکور ہیں ان بحور وذخار میں سے ہم صرف وہی امور جو حقیقی حالات اور احادیث لکھیں گے جو صحیح کتب احادیث میں مشہور ومعروف اسناد کے ساتھ مرقوم ہیں۔اللہ تعالیٰ اس کام کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔

روایت ہے کہ حمل مبارک ﷺ سے پہلے قریش سخت قحط اور تنگی ترشی کے عالم میں مبتلا تھے لیکن بطن آمنہ ؓ میں رسول اکرم ﷺ کی تشریف ارزانی کے ساتھ ہی سرزمین مکہ سرسبز اور درخت بارآور ہوگئے اور قریش کو ہر سمت سے آمدنی ہونے لگی۔اسی لئے قریش نے اس سال ۵۷۰ء کا نام جس میں رسول اکرم ﷺ بطن مادر میں تشریف لائے تھے "سال فراخی ومسرت رکھا"۔

ولادت رسالت مآب بحالت سجدہ:

ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت سے لکھا ہے حضرت آمنہ ؓ فرماتی تھیں، "جب حمل کو چھ ماہ ہو چکے تو کسی آنے والے نے خواب میں آکر مجھ سے کہا اے آمنہ! تمہارے پیٹ میں دو عالم کے بہترین سردار ہیں۔وضع حمل پر آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھنا! اور اپنا حال پوشیدہ رکھنا۔اس کے بعد حضرت آمنہ ؓ نے فرمایا دوسری خواتین کی مانند میرے وضع حمل کا زمانہ بھی قریب آگیا۔پھر آپ ؓ نے جو عجیب وغریب امور دیکھے تھے بیان کئے مثلاً وہ پرند دیکھے جن کی چونچ زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے اور کچھ مرد وزن ہوا میں اس طرح پرواز کرتے دیکھے جن کے ہاتھوں میں چاندی کے لوٹے تھے، نیز اللہ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے اور میں نے مشرق ومغرب کی زمینیں دیکھیں۔اس کے علاوہ تین پرچم اس طرح دیکھے کہ ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب تھا۔پھر مجھے درزہ ہوا اور رسول اکرم ﷺ کی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ سجدہ میں تھے اور جیسے کوئی عاجز گریہ وزاری کرتا ہے ویسے ہی آپ کی حالت تھی اور آپ انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے تھے اس کے بعد میں نے ایک سفید ابر دیکھا جس نے آسمان سے آکر آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا اور پھر آپ میرے پاس سے غائب ہوگئے۔ اسی دوران میں نے ایک آواز سنی کہ "منادی بہ بانگ دہل کہہ رہا تھا" آپ کو سرزمین مشرق ومغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں میں لے جاؤ تا کہ وہ آپ کے متبرک نام سے متعارف ہو جائیں۔آپ کی نعت وصفات اور صورت سے واقف ہو جائیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ کا متبرک نام ماحی ظلم وشرک وغیرہ کو مٹانے والا ہے۔اب کسی قسم کی بت پرستی اور شرک کا وجود باقی نہ رہے گا اور آپ ﷺ کے عہد خجستہ میں شرک وبت پرستی محو ہو جائے گی۔اس اعلان کے بعد ہی وہ چھایا ہوا بادل آپ ﷺ پر سے چھٹ گیا۔

محمد بن سعد نے جماعت محدثین حضرت عطاء وعبداللہ ابن عباس ؓ وغیرہ کے

ذریعہ حضرت آمنہ بنت وہبؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسالت مآب کی ولادت کے وقت آپ کے ساتھ ایسا نور بھی نکلا جس سے مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن دکھائی دی اور آپ ﷺ کی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کے سہارے زمین پر آئے پھر آپ ﷺ نے اپنی مٹھیاں زمین سے اٹھائیں اور سر مبارک آسمان کی جانب بلند فرمایا۔ طبرانی کی تحریر ہے کہ رسالت مآب جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی مٹھیاں بند تھیں البتہ انگشت شہادت اس طرح اٹھائے ہوئے تھے گویا سبحان اللہ پڑھ رہے ہوں۔

عجائبات ولادت:

رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے عجائبات کے منجملہ امام بیہقی و ابونعیم نے یہ روایت تحریر کی ہے کہ وہ یہودی جو بحیثیت تاجر مکہ معظمہ میں مقیم تھا اس نے اس رات جس میں رسالت مآب ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہونے والے تھے کہا اے گروہ یہود! احمد مجتبےٰ کا ستارہ طلوع ہوا ہے اور آج کی شب وہ تولد ہوں گے۔

مہر نبوت:

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ جس دن کو رسالت مآب ﷺ پیدا ہوئے اسی شب ایک یہودی مقیم مکہ معظمہ نے کہا۔ اے جماعت قریش! کیا تمہارے خاندان میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ پھر اس یہودی نے کہا اس رات وہ پیدا ہوں گے جو امت کے نبی ہیں اور ان کے نبی ہونے کی علامت یہ ہے کہ ان کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ یہ سن کر قریش پھیل گئے اور دریافت پر معلوم کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلبؓ کے فرزند تولد ہوئے ہیں چنانچہ وہ یہودی، چند قریش کے ساتھ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں

حاضر ہوا اور حضرت آمنہؓ نے اس یہودی کی خواہش پر آپ ﷺ کا دیدار کرایا۔ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی وہ یہودی غش کھا کر گرا اور پھر کہا۔ اے جماعت قریش! سنو بنی اسرائیل میں سے نبوت ختم ہوگئی اور اب تم کو ان نبی ﷺ کے ذریعہ بے حد غلبہ و شوکت حاصل ہوگی اور آپ کی دعوت مشرق سے مغرب تک جاری رہے گی۔ یہ روایت یعقوب بن سفیان نے بھی حسن اسناد کے ذریعہ لکھی ہے اور یہی روایت فتح الباری میں بھی ہے۔

کرشمہ ولادت:

رسالت مآب ﷺ کی ولادت کے وقت شاہ کسریٰ کے محل کے زلزلہ آیا اور اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا۔ فارس میں آتش پرستوں کی وہ آگ جو عرصہ سے مسلسل جاری تھی آپ ﷺ کی ولادت کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہوگئی یہ روایت اکثر لوگوں نے لکھی ہے۔

مختون و ناف بریدہ:

ابو ہریرہؓ و ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ (اوسط از طبرانی) علاوہ ازیں ابونعیم، خطیب اور ابن عساکر نے متعدد اسناد کے ساتھ حضرت انسؓ کی زبانی رسالت مآب کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ میرے رب کی جانب سے میری بزرگی و کرامت یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہیں دیکھی۔ اسے مختارہ نے بھی صحیح لکھا ہے۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں تحریر کیا ہے کہ متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ مختون پیدا ہوئے۔

۱۲ ربیع الاول اور وقت ولادت:

۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت رسالت مآب ﷺ مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل بھی

ہے اور وہ اس تاریخ کو مقام رسالت مآب ﷺ کی اب تک زیارت کرتے ہیں۔ (یہ تحریر ۱۰۵۲ھ سے پہلے کی ہے اب تو حالات کچھ اور ہو گئے ہیں۔ حاشیہ)۔ طیبی کا بیان ہے، تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ رسالت مآب ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ میں (عبدالحق) کہتا ہوں کہ طیبی کے امر اتفاق پر ہمیں بھی مندرجہ بالا بیانات کی موجودگی میں کلام نہیں۔ نیز اس امر پر بھی سب متفق نہیں کہ آپ ﷺ کس وقت پیدا ہوئے۔ البتہ مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن صبح آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔ قتادہ وانصاری کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد عالی ہوا یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ کو نبوت عطا فرمائی گئی۔ (مسلم)۔ اس ارشاد سے واضح ہے کہ آپ کی ولادت دن کے وقت ہوئی۔ بلا شک وشبہ یہ امر یقینی اور پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ سرور عالم ﷺ بوقت طلوع فجر اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔

شب ولادت، شب قدر سے افضل:

☆ سرور عالم کی شب ولادت یقیناً شب قدر سے زیادہ افضل ہے کیونکہ شب ولادت آپ ﷺ کی پیدائش وجلوہ گری کی شب ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے اور جو رات ظہور رات کے سبب سے مشرف کی گئی ہو وہ اس شب سے زیادہ مشرف وسربلند ہے جو عطیہ وسرفرازی کی وجہ سے معزز بنائی گئی ہو۔ ☆ شب ولادت رسالت مآب ﷺ کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر میں صرف آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور شب ولادت میں رسول اکرم ﷺ کی ذات عالی کا ظہور ہوا ہے جن کے پاس مقرب فرشتے آتے رہتے تھے۔ ☆ علاوہ ازیں شب ولادت کی برتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر کی برتری وخوبی صرف امت محمدیہ ﷺ کے لئے ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ذات رسالت مآب کو اللہ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے اور آپ ہی کی ذات والا صفات کے سبب سے آسمانی وزمینی تمام مخلوقات کو اللہ نے عام نعمتیں سرفرازی ہیں۔

ابولہب کی خوشی پر انعام:

ابولہب کی باندیوں میں سے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی جسے سن کر ابولہب نے اپنی اس باندی ثویبہ کو آزاد کر دیا ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی ساتھی نے اسے خواب میں دیکھ کر اس کا حال پوچھا تو جواب دیا جہنم میں پڑا ہوں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف (کمی) ہو جاتی ہے۔ اور اپنی ان دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ان انگلیوں سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس لئے آزاد کیا تھا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی اس صلہ میں ان دونوں انگلیوں سے کچھ پانی پی لیتا ہوں اور ثویبہ میری وہ آزاد کردہ لونڈی تھی جس نے رسول اکرم ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابن جوزی کی تائید:

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے جبکہ اس کو ولادت رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کا یہ بدلہ ملا ہے کہ وہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لیے فرحت ومسرت سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتے ہیں۔

انعقاد میلاد النبی کی برکتیں:

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں) میری جان کی قسم! شب ولادت

رسالت مآب ﷺ میں اظہار مسرت کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے عام فضل و کرم سے اظہار مسرت کرنے والوں کو جنت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آئے ہیں۔ محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں دیتے، کھانے وغیرہ پکواتے اور غریبوں کو طرح، طرح کے تحفہ، تحائف تقسیم کرتے، خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ نیز ولادت باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور اپنے مکانوں کو مزین کرتے ہیں۔ ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

میلاد النبی ﷺ کی عید منانا:

محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنے کے خصوصی تجربے یہ ہیں کہ میلاد کرنے والے سال بھر تک اللہ کی حفظ وامان میں رہتے ہیں اور حاجت روائی و مقصود برآری کی خوشیوں سے جلد تر ہم آغوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب کو عید مناتے ہیں۔

رضاعت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا:

رسالت مآب ﷺ کو دودھ پلانے کی سعادت حلیمہ سعدیہ کو حاصل ہوئی۔ طبرانی، بیہقی اور ابونعیم وغیرہ نے حضرت حلیمہ سعدیہ کی زبانی لکھا کہ میں بنو سعد کے قافلہ کے ساتھ مکہ معظمہ میں اس صورت سے داخل ہوئی کہ اس خشک سالی کے زمانہ میں ہم سب کسی بچہ کو دودھ پلانے کی جستجو میں تھے۔ میری گود میں ایک بچہ تھا اور میں ایک گدھی پر سوار تھی اور ہمارے ساتھ ایک بوڑھی اونٹنی بھی تھی، کیفیت یہ تھی کہ میرے ہاں دودھ اتنا نہ تھا کہ اپنے بچہ کو

سیراب کر سکتی اور اونٹنی بھی اتنا دودھ نہیں دیتی تھی کہ غذا کے کام آسکے، مختصر یہ میں جب حضرت عبداللہ کے گھر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ درِ یتیم ایک صاف شفاف کپڑا اوڑھے ہیں ان کے جسم سے مشک کی خوشبو پھوٹی پڑ رہی ہے اور وہ سبز ریشمی بچھونے پر چت لیٹے سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ کا حسن و جمال دیکھ کر میں نے آپ ﷺ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا تاہم آہستہ آہستہ آپ ﷺ کے قریب پہنچی اور اپنے دونوں ہاتھ آپ ﷺ کے سینہ پر رکھے۔ تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور دونوں آنکھیں کھول کر میری طرف نظر فرمائی۔ اس وقت آپ کی آنکھوں سے وہ نور نکلا جس نے آسمانی فضا کو بھر دیا یہ دیکھ کر میں نے آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ پھر آپ ﷺ کو اپنا داہنا پستان پیش کیا تو آپ ﷺ نے جتنا چاہا پیا۔ اور اب تک آپ ﷺ کی یہی کیفیت ہے کہ صرف ایک پستان سے دودھ نوش فرماتے ہیں۔

علماء کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے رسالت مآب کو یہ بتا دیا تھا کہ آپ ﷺ کا دودھ شریک بھائی بھی ہے اس لئے آپ ﷺ نے عدل و انصاف سے کام لیا۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے دودھ شریک بھائی نے خوب شکم سیر ہو کر دودھ پیا۔ پھر میں آپ ﷺ کو لے کر اپنی قیام گاہ میں آئی اتنے میں میرے شوہر نے ہماری بوڑھی اونٹنی کے تن دودھ سے بھرے دیکھے۔ اسے دوہ کر خود بھی پیا اور مجھے بھی شکم سیر کر کے پلایا۔ پھر ہم نے آرام سے رات بسر کی۔

حضرت حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ ہماری ساتھ والیاں جب بچے لے کر مکہ سے چلنے لگیں تو میں بھی رسول اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ سے رخصت ہو کر اپنی گدھی پر سوار ہوئی اور آپ ﷺ میرے ہاتھوں میں تھے اس وقت میں نے دیکھا کہ میری گدھی نے کعبہ کی جانب تین مرتبہ سجدہ کیا اور پھر وہ سر اٹھا کر چلنے لگی اس کی تیز رفتاری کی یہ حالت تھی کہ جو سواریاں آگے نکل گئی تھیں میری گدھی ان سے بھی آگے نکل آئی یہ دیکھ کر میرے قافلہ کی ساتھی عورتوں نے تعجب آمیز الفاظ میں کہا۔ اس کی بڑی شان ہے اس کے بعد ہم سب قبیلہ بنوسعد والے اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ سب کے ساتھ میں بھی جانتی تھی کہ ہمارے قبیلہ بنوسعد والے اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ سب کے ساتھ میں بھی جانتی تھی کہ ہمارے قبیلہ کی سرزمین ہی

سب سے زیادہ، قحط سالی کا شکار رہے لیکن رسول اکرم ﷺ کو لانے کے بعد ہی صبح کو دیکھا کہ ہماری بکریوں کے تھن دودھ سے پھٹے پڑے ہیں۔ چنانچہ ہم دوہتے اور خوب پیتے۔ اس کے برعکس دوسرے لوگوں کی کیفیت یہ تھی کہ کوئی ان کا دودھ دوہ ہی نہ سکتا کیونکہ ان کے جانوروں کے تھنوں میں دودھ کا کوئی قطرہ ہی نہ ہوتا۔ ہمارے ہاں دودھ کی زیادتی دیکھ کر ہماری قوم والوں نے اپنے چرواہوں سے کہا جہاں بنت ابی ذویب کی بکریاں چرتی ہیں تم بھی وہیں چرایا کرو۔ چنانچہ چرواہوں نے وہیں چرانا شروع کیا جہاں ہماری بکریاں چرتی تھیں اس کے باوجود بھی ان کی بکریاں صبح کو بھوکی نظر آتیں اور دودھ ایک بوند تک نہ دیتیں اور میری بکریاں جب شام کو واپس ہوتیں تو شکم سیر اور تھنوں میں تھل تھلاتا دودھ سے بھرے لوٹتی تھیں۔ حلیمہ اسی طرح ہمیشہ خیر وسعادت حاصل کرتی رہیں اور آپ کی برکتوں سے بخوبی فیضیاب ہوتی رہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ (ترجمہ اشعار) قبیلہ ہاشمی میں پہنچ کر حلیمہ سعدیہ اس مرتبہ پر فائز ہوگئیں جو عزت وبزرگی کے کنگرے سے افضل وبرتر ہے۔ ان کے مویشیوں میں اضافہ ہوا اوران کا گھر سرسبز ہوگیا۔ اور حلیمہ سعدیہ قبیلہ بنوسعد کے ہر فرد سے اعلیٰ وافضل ہوگئیں۔

پنگھوڑے میں چاند سے باتیں کرنا:

بیہقی، صابونی، خطیب اور ابن عساکر وغیرہ نے حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب کی زبانی لکھا ہے "میں" (عباسؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی نبوت کی علامات نے مجھے آپ ﷺ کے مذہب اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو جھولے میں جھولتے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ چاند سے (مناغات) باتیں کرتے اور جدھر انگلی کا اشارہ کرتے چاند اسی جانب چلتا تھا۔ اس پر جواباً کہا جی ہاں چاند مجھ سے باتیں کرتا اور میں چاند سے باتیں کرتا وہ مجھے رونے سے بچانے کیلئے بہلایا کرتا اور جب وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کے جھکنے کی آواز سنتا تھا۔

بادل سایہ کرتا ہے:

ایک دن آپ ﷺ اپنی رضاعی بہن شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشیوں کی طرف چلے گئے اور حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ تلاش کرتی ہوئی وہاں پہنچیں جہاں بہن بھائی دونوں موجود تھے آتے ہی کہا اے نور درخشاں! آپ ﷺ اتنی دھوپ میں نہیں آئے، میں نے خود دیکھا ہے کہ بادل کا ایک ٹکڑا آپ ﷺ پر سایہ افگن تھا جب آپ ﷺ چلتے تو وہ بادل بھی چلتا اور جب آپ ﷺ ٹھہر جاتے تو وہ بادل بھی آپ ﷺ کے سر پر ٹھہرا رہتا۔ تا آنکہ اس بادل کے سایہ میں ہم یہاں آگئے۔

تبصرہ: قارئین محترم یہ تھے اقتباسات عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ان اقتباسات کا بار بار مطالعہ فرمائیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بارے اکابر علماء دیوبند و اہلحدیث نے کیا تبصرہ فرمایا ایک بار پھر پڑھیے۔ نواب صدیق حسن خان نے اعتراف کیا کہ ہندوستان میں حدیث کی اشاعت کے سلسلے میں شیخ محقق کی مساعی جمیلہ قابل تحسین و قابل فخر ہے۔ حدیث کی ترویج میں شیخ محقق کا کوئی ثانی نہیں مزید ان کے مزار مبارک پر برکات اور رحمتیں برسنے کا مشاہدہ فرمایا یقیناً یہ رائے حقیقت پر مبنی ہے۔ اسی طرح شیخ اشرف علی تھانوی اور مفتی محمد شفیع دیوبندی دونوں آپ کی عظمت اور روحانی مقام کے معترف ہیں۔ بلکہ صاحب حضوری فرمایا یعنی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کی نعمت نصیب ہے۔ کیا اس مقام عظمت وشرف پر فائز شیخ عبدالحق دہلوی بدعت، اسراف، فضول کاموں اور رطب و یابس اپنی تصنیف کا حصہ بنائیں گے، ہرگز نہیں۔ کیا یہ روایات غیر مستند ہیں جبکہ کتاب کے مقدمہ میں مولانا محمد شفیع دیوبندی نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ شیخ عبدالحق دہلوی کا نام نامی اس کتاب کے مستند اور معتبر ہونے کی ضمانت ہے بلکہ مفید معلومات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ عنوانات ملاحظہ فرمائیے۔ ☆ ولادت باسعادت کا سال فراخی اور مسرت کا سال بن گیا۔

☆ ولادت رسول ﷺ سے سرزمین عرب سرسبز و شاداب ہوگئی۔ ☆ ولادت رسول پر جھنڈے نصب کیے گئے۔ ☆ ولادت کے بعد آپ ﷺ کو مشرق و مغرب کی سیر کرائی گئی۔ ☆ نور مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ آرائی سے کائنات روشن ہوگئی۔ ☆ ۱۲ ربیع الاول باسعادت کے دن اہل مکہ مقام ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔ ☆ یہ شب ولادت، شب قدر سے افضل شب ہے۔ ☆ انعقاد میلاد کی برکتیں بار بار مطالعہ فرمایئے۔ گھروں کو سجانا، کھانے پکوانا، تحفہ تحائف تقسیم کرنا یہ افعال حسنہ ہیں اور عید میلاد النبی ﷺ منانے پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

خاتمہ کتاب

خلاصۂ کلام

یہ سب علماء اہلسنت ربیع الاول کے مہینے میں بلکہ سارا سال محافل ذکر رسول ﷺ کی زینت بناتے ہیں۔ عوام و خواص کو خطابات کی صورت میں سناتے ہیں اس کا مقصد جو مولانا تھانوی صاحب نے نشر الطیب کی غرض تصنیف میں تحریر کیا کہ ذکر حالات سے معرفت اور معرفت سے محبت رسول ﷺ اور محبت سے قیامت میں معیت رسول ﷺ (رسول اللہ ﷺ کا قرب اور ساتھ) اور شفاعت رسول ﷺ کی امیدیں اعلیٰ مقاصد ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ تمام کتابوں کے اصل متن، عبارات سے اقتباسات (بغیر کسی اضافہ کے) من وعن آپ کی نظر کر دیے جائیں۔ اس کوشش میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ کے مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے تبصرہ اور رائے سے معلوم ہوگا۔

اختلاف سے ہٹ کر ان علماء کی کتابوں کا ہم خود سنی علماء مطالعہ کرتے ہیں اور اپنے عقیدہ و مسلک کی تائید کے طور پر ان کتابوں کے حوالہ جات دوران تقاریر پیش کرتے ہیں تاکہ عوام و خواص کو خود فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔ آخر ان علماء اہلحدیث و دیوبند کا اپنی کتابوں میں تمام عجائبات ولادت، باسعادت اور برکات ولادت و ارہاصات کا تحریر کرنا فقط کتابوں کی ضخامت بڑھانے کیلئے تو نہ تھا بلکہ جمعۃ المبارک کے اجتماعات اور محافل ذکر رسول ﷺ درس و تبلیغ کی مجالس میں ایمان والوں کے دلوں میں ذوق و شوق، جوش و ولولہ پیدا کرنے، محبت رسول بڑھانے کیلئے تحریر کیا گیا۔ کیا اس مقصد و غرض سے آج ہم اپنے اجتماعات، سیمینارز، کانفرنسز میں یہ بیانات فرماتے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو یقیناً ان علماء کی کتابوں کی غرض تصنیف و تالیف پوری ہوتی نظر آتی ہے اور عصر حاضر کے علماء اہلحدیث و دیوبند اپنے اکابر علماء کی شبانہ روز محنت کی قدر دانی فرمائی ورنہ ان اکابر علماء کے ساتھ بھی ناانصافی کا سلوک کیا گیا اور ان کی محنت پر پانی پھیر دیا گیا کیونکہ ان کے نظریات کو بیان کرنے میں خیانت کا ارتکاب کیا گیا جیسا کہ مثال کے طور پر حضرت حاجی امداد اللہ

مہاجر مکی ہر سال محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں۔☆ محفل میلاد میں لطف ولذت محسوس کرتے ہیں۔☆ قیام تعظیم بجالاتے ہیں۔غور فرمایئے حاجی صاحب علماء دیوبند کے پیرومرشد ہیں جن کا علم، علم لدنی ہے،ان کا عمل ملاحظہ فرمایئے۔اختلاف وانشقاق کی راہ کہاں ہے؟ ہٹ دھرمی، ضد کہاں ہے؟ ہم لوگ کبھی کبھی محفل میلاد مناتے ہیں حاجی امداد اللہ ہر سال لگاتار مسلسل انعقاد کرتے ہیں۔ یہ محفل میلاد اتفاقیہ نہیں بلکہ اہتمام کے ساتھ ہے۔آپ اندازہ فرمائیں حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی عمر مبارک کتنے سال ہوگی۔اگر آپ فرمائیں ۶۰ سال تو یقیناً انہوں نے ۴۰ سال سے زیادہ محفل میلاد کا انعقاد فرمایا۔اتنی ہی بار قیام کیا اگر ہمارے جیسے لوگ ایک آدھ بار میلاد منائیں تو بدعتی ٹھہریں تو پھر ان ہر سال میلاد منانے والے اسلاف اور اکابر کے بارے میں کیا رائے ہوگی؟

اسی طرح علماء اہلحدیث معتبر، مستند عالم نواب صدیق حسن خان الشمامہ میں لکھتے ہیں کہ اس میں کیا برائی ہے اگر ہر روز ذکر مصطفی ﷺ نہیں کر سکتے تو ہفتہ وار یا ہر مہینہ لازم کر لیں پھر ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں۔ دوسری جگہ جوشیلے انداز میں فرمایا ''جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت (خوشی) نہ ہو اور شکر خدا کا حصول اس نعمت پر نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔'' اور مولوی محمد صادق سیالکوٹی اہلحدیث عالم ہجرت مدینہ کا احوال ان الفاظ میں لکھا۔ جب مدینہ منورہ والوں کو رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے کی اطلاع ملی تو روزانہ نور کے تڑکے گھر سے نکل کر مدینہ سے باہر ایک میل کے فاصلے پر استقبال کے لیے آتے، راہ تکتے، چلے جاتے۔ یہ لوگ سج دھج کر ہتھیار لگا کر راستے میں آبیٹھتے، مرد، خواتین، بچے، جوان، بوڑھے آمد رسول پر پھولے نہیں سماتے، بچیاں طلع البدر علینا کا ترانہ گا رہی ہیں گویا وہ دن مدینے میں عید کا دن تھا۔ یہ عمل مدینہ منورہ کے لوگوں کا کس آیت اور حدیث کے تحت تھا؟ کون سا فرمان رسول ﷺ پیش نظر تھا؟ مدینہ سجادیا گیا، خود سج دھج کر استقبال کرنے آئے۔خاص طور پر ان الفاظ کو بار بار پڑھیے'' وہ دن مدینے میں عید کا دن تھا'' یہ سفر ہجرت ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کا استقبال ہے۔ یہ عمل اہل مدینہ کا ہے

۔کیا اہل مدینہ آپ کی نظر میں بدعتی تو نہ ٹھہریں گے۔یہ اسراف اور فضول خرچی کے زمرے میں تو نہ آئے گا۔اور ہاں یہ عید کہاں سے نکل آئی؟ یہ سوال تو نہ ہوگا؟

قارئین محترم! اہل ایمان تو عید میلاد النبی ﷺ کو مدینہ منورہ والوں کے عمل کے مطابق جان کر، مان کر گھر سجاتے ہیں، گلی کوچے، بازار سجاتے ہیں۔خود سج دھج کر ۱۲ ربیع الاول کو باہر نکل کر طلع البدر علینا کے ترانے پڑھتے ہیں۔اس امید کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو امت مصطفی ﷺ کے لیے اتفاق، اتحاد اور محبت، امن، سلامتی کا ذریعہ بنادے۔(آمین)

اکابر علماء اہلحدیث و دیوبند کی معتبر، مستند کتابوں سے اقتباسات مع حوالہ جات پیش کرنے کے بعد قارئین کرام فیصلہ آپ پر چھوڑ رہا ہوں۔حق کے تلاش کرنے والے خود بخود منزل پالیں گے۔اس کتابچے کی تحریر کا مقصد ضد برائے ضد کو ختم کرنا اور اپنے آقا کریم ﷺ کے یوم ولادت باسعادت کے مبارک دن ۱۲ ربیع الاول پیر کی برکتوں کو سمیٹنا ہے۔ تمام دلائل، حوالہ جات اہلحدیث اور دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کے تحریر کیے گئے قبول کرنے میں مسلک، عقیدہ رکاوٹ نہ بنے۔

۱۲ربیع الاوّل یوم ولادتِ مصطفیٰ
یا وصالِ مصطفیٰ ﷺ

(اکابر علماء اہلحدیث و دیوبند کی کتابوں سے)

محافلِ میلاد النبی ﷺ کا اہتمام صدیوں سے ہوتا چلا آرہا ہے،گزشتہ چند سال سے بعض افراد کی طرف سے دو ورقی تحریر اور موبائل پیغام کی صورت میں تشہیر کی جارہی ہے کہ ۱۲ربیع الاوّل یوم ولادت نہیں بلکہ وصال کا دن ہے،لہٰذا اس دن خوشی منانا جائز نہیں،یہ تو غم اور سوگ کا دن ہے،اس دن عید کیسی؟ یہ مختصر تحریر اکابر علماء اہل حدیث اور دیوبند کی کتابوں سے پیش خدمت ہے کہ ۱۲ربیع الاوّل یوم ولادت ہے یا وصال۔ قارئین کرام مستند حوالہ جات سے مزین تحریر کا مطالعہ فرما کر خود فیصلہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر ❶

سیرۃ المصطفیٰ ﷺ کامل،تالیف مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (مشہور اہل حدیث عالم)، ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور،صفحہ نمبر ۱۵۳ پر ولادت مصطفیٰ ﷺ کی تاریخ کے حوالے سے لکھا:

(ولادت وخاندان کے عنوان سے حاشیہ) مہینہ اور دن کے متعلق تو قریباً سب متفق ہیں کہ پیر کا دن ہے اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا،لیکن تاریخ میں اختلاف ہے۔ عام روایت ۱۲ربیع الاوّل ہے،بعض نے ۸،شبلی نے ۹ربیع الاوّل بتائی ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اہل حدیث عالم میر محمد ابراہیم سیالکوٹی اس بات کا

اعتراف کرتے ہیں کہ مشہور روایت ۱۲ربیع الاوّل ہے۔

حوالہ نمبر ❷

سید الکونین ﷺ،تالیف مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی (مشہور اہل حدیث عالم)، ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور،صفحہ نمبر ۵۵،عنوان پیدائش پاک،بہار کے موسم،۱۲ربیع الاوّل، پیر کے روز نور کے تڑکے:

ہوئے پہلوئے آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہویدا   دعائے خلیل اور نوید مسیحا ﷺ

نیچے حاشیہ صفحہ ۵۵ میں لکھا:

مشہور روایت حضور ﷺ کی پیدائش کی تو ۱۲ربیع الاوّل ہے،بعض نے ۸، شبلی نے ۹ربھی لکھی ہے۔اپنی تحقیق ۹ربیع الاوّل کو صحیح قرار دیا۔

وصال

تاریخ وصال کے حوالے سے صفحہ ۲۰۴ پر لکھا:

اہل سیر نے ۱۳ربیع الاوّل لکھی ہے،خوارزمی،لیث اور ابن عقبہ پہلی ربیع الاوّل بتاتے ہیں اور کلبی نے دوسری ربیع الاوّل لکھی ہے"۔

تبصرہ

ولادت کی تواریخ میں مشہور ۱۲ربیع الاوّل ہے اور وصال کی تاریخ ۱۳،یکم اور ۲ربیع الاوّل کا ذکر کیا گیا ہے۔اسی یکم ربیع الاوّل اور ۲ر پر مزید دلائل حاضر خدمت ہیں:

حوالہ نمبر ❸

الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ،تصنیف نواب صدیق حسن خاں (مشہور

اہل حدیث عالم)، صفحہ نمبر ۶، فصل نسب ولادت شریف آنحضرت ﷺ:

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع وقت فجر کے، روز دوشنبہ، شب دوازدہم ربیع الاوّل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے، ابن جوزی نے اس پر اتفاق کیا ہے۔

آگے چل کر لکھا:

۸ ربیع الاوّل، بعض نے ۱۰ ربیع الاوّل لکھا۔ ۱۲ ربیع الاوّل پر اہل مکہ کا عمل ہے اور طیبی نے کہا، دوشنبہ، دوازدہم ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے بالاتفاق۔

اور وصال کے حوالے سے نواب صدیق حسن خان، صفحہ ۱۱۲ پر تحریر کرتے ہیں:

آغاز ربیع الاوّل تھا یا ۱۲ رشب کو ربیع الاوّل انتقال کیا۔

حوالہ نمبر ۴

خطبات میلاد النبی ﷺ، مولانا اشرف علی تھانوی (مشہور دیوبندی عالم) ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، صفحہ نمبر ۵۰ پر میلاد النبی کے حوالے سے لکھا:

اور جمہور قول کے مطابق ۱۲ ربیع الاوّل تاریخ ولادت شریفہ ہے۔

اور وصال کے حوالے سے نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، صفحہ نمبر ۲۴۱ پر تحریر کرتے ہیں:

اور وفات آپ ﷺ کی شروع ربیع الاوّل، دوشنبہ ہوئی۔

حاشیہ میں مزید تحریر کیا:

۱۲ ربیع الاوّل جو مشہور ہے، وہ حساب درست نہیں ہوتا، کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے۔ بس جمعہ کو ۹ ذی الحجہ ہو کر ۱۲ ربیع الاوّل، دوشنبہ (پیر) کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

تبصرہ

مولانا اشرف علی تھانوی کی کتابوں کے مستند حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ ولادت باسعادت

۱۲ ربیع الاوّل (پیر) ہی ہے، جب کہ وصال رسول ﷺ پہلی ربیع الاوّل یا ۲ ربیع الاوّل کا ذکر کیا گیا۔ ۱۲ ربیع الاوّل یوم وصال کسی صورت درست نہیں ہے، اس پر مزید دلائل ملاحظہ فرمائیے:

حوالہ نمبر ۵

رحمت عالم ﷺ، مرتبہ علامہ سید سلیمان ندوی (مشہور دیوبندی عالم)، ناشر دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونی ورسٹی اسلام آباد، صفحہ نمبر ۷ پر ولادت کے عنوان سے لکھا:

پیدائش ۱۲ تاریخ کو ربیع الاوّل کے مہینہ میں، پیر کے دن ہوئی۔

اور وصال کے حوالے سے صفحہ ۱۵۴ پر تحریر کیا:

وصال ہجرت کے گیارہویں سال ربیع الاوّل کے مہینے، دوشنبہ کے دن، سہ پہر کے وقت ہوئی۔ مشہور روایت یہ ہے کہ یہ ۱۲ ربیع الاوّل تھی، مگر خاص لوگوں کی تحقیق یہ ہے کہ ربیع الاوّل کی پہلی تھی۔

قارئین کرام! اس آخری سطر کو بار بار پڑھیے کہ خاص لوگوں کی تحقیق یکم ربیع الاوّل وصال کی تاریخ ہے، جب کہ ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاوّل، پیر، بغیر کسی اختلاف کے متفقہ ہے۔ یہ خاص لوگ کون ہیں؟ جن کی تحقیق یکم ربیع الاوّل وصال کی تاریخ ہے۔ مزید مستند دلائل پیش خدمت ہیں:

حوالہ نمبر ۶

سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ، مرتبہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع (مشہور دیوبندی عالم) ناشر سیرت پبلی کیشنز لاہور۔ اس کتابچہ کے ماخذ میں مستند اور معتبر کتابوں کے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔ سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ کے صفحہ نمبر ۲۱ پر لکھا:

(عنوان: ولادت باسعادت) الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ، روز دوشنبہ (پیر)، دنیا کی عمر میں ایک

نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصلی غرض، آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا، موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیوں کا مصداق، یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں۔

مزید حاشیہ میں لکھا:

چار اقوال ولادت باسعادت کے حوالے سے مشہور ہیں۔ دو، آٹھ، دس اور بارہ ربیع الاوّل، مگر مشہور قول بارہ ربیع الاوّل کا ہے۔

وصال کے حوالہ سے سیرۃ خاتم الانبیاء ﷺ، صفحہ ۱۱۳-۱۱۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ:

تاریخ وصال میں مشہور ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو واقع ہوئی، یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے، لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ وصال نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وصال پیر کو ہوا ہے اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹ ذی الحج اور جمعۃ المبارک کو ہوا، ان دونوں باتوں کو ملانے سے ربیع الاوّل، روز دوشنبہ پیر نہیں پڑتی، اس لیے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وصال ۲ ربیع الاوّل ہے۔ کتابت کی غلطی سے ۲ کا ۱۲، اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاوّل کا ثانی عشر ربیع الاوّل بن گیا۔ حافظ مغلطائی نے بھی دوسری ربیع الاوّل کو ترجیح دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تبصرہ

حضرت مفتی مولانا محمد شفیع صاحب نے تفصیل اور وضاحت کے ساتھ ۱۲ ربیع الاوّل اور وصال کے حوالے سے مکمل حساب لگا کر ۲ ربیع الاوّل تحریر فرمائی اور ۱۲ ربیع الاوّل کو کتابت کی غلطی قرار دیا ہے۔ (یہی خاص لوگوں کی تحقیق ہے)۔ قارئین کرام! اب ذرا شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی (استاذ وشاگرد) کا فیصلہ سنیے۔

حوالہ نمبر ۷

سیرت النبی ﷺ، جلد دوم، مولانا شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی (ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، ۱۹۷۵ء) وصال رسول ﷺ کے حوالے سے صفحہ ۱۹۰ پر تحریر کرتے ہیں:

وصال رسول ﷺ کی تاریخ کی تعیین میں روایات مختلف ہیں، جن پر تمام روایات کا اتفاق ہے، جن پر محدثین ارباب سیر کا اجماع ہے وہ یہ ہیں، یکم ربیع الاوّل، ۲ ربیع الاوّل اور ۱۲ ربیع الاوّل۔ کتب حدیث کا تمام تر دفتر چھان ڈالنے کے بعد بھی تاریخ وصال کی مجھ کو کوئی روایت احادیث میں نہیں مل سکی۔ ارباب سیر کی ۳ روایات ہیں، ان روایات میں باہم ترجیح دینے کے لیے اصول روایت ودرایت دونوں سے کام لینا ہے، ثقہ ترین روایت یکم ربیع الاوّل ہے جو کہ موسیٰ بن عقبیٰ اور مشہور محدث امام لیث مصری سے مروی ہے۔ امام سہیلی نے روض الانف میں اسی روایت کو اقرب الی الحق لکھا ہے اور ۱۲ ربیع الاوّل کی روایت قطعاً ناقابل تسلیم ہے اور صحیح ترین تاریخ وصال ہمارے نزدیک یکم ربیع الاوّل ۱۱ھ ہے۔ ابونعیم نے بھی دلائل میں بھی سند کے ساتھ یکم ربیع الاوّل تاریخ وصال نقل کی ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں، مولانا شبلی ۱۲ ربیع الاوّل یوم وصال کی تاریخ کو ناقابل تسلیم قرار دیتے ہیں۔

قارئین کرام ان اکابر، جید علماء کی شہادتوں سے بھی نور بصیرت اور نور ایمان حاصل نہ ہو اور ۱۲ ربیع الاول تاریخ وصال کی ضد پر اڑا رہے تو ضد اور ہٹ دھرمی کا کیا علاج؟ آیئے چلتے چلتے مولانا مودودی اور سرسید احمد خان کا ولادت مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں نظریہ معلوم کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۸

سیرت سرور عالم ﷺ، جلد دوم، ابوالاعلیٰ مودودی (مشہور عالم جماعت اسلامی) (ناشر ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ۱۹۷۸ء)، عنوان: ولادت مبارکہ۔

رسول ﷺ کی پیدائش ربیع الاوّل میں ہوئی، ولادت پیر کے روز ہوئی، یہ بات خود رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی۔ ربیع الاوّل کی تاریخ کون سی تھی؟ اس میں اختلاف ہے، لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔

اب سرسید احمد خان سے بھی پوچھ لیجیے:

حوالہ نمبر ۹

سیرت محمدی ﷺ، از سرسید احمد خان (ناشر مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء)، باب چہارم، عنوان: ولادت نبوی ﷺ، صفحہ ۲۱۷

جمہور مورخین کی یہ رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ بارہویں (۱۲) ربیع الاوّل کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابرہہ کی چڑھائی سے ۵۵ روز بعد پیدا ہوئے۔

حاصل کلام

اکابر علماء اہل حدیث و دیوبند کی معتبر، مستند کتابوں سے اقتباسات مع حوالہ جات پیش کرنے کے بعد قارئین کرام فیصلہ آپ پر چھوڑ رہا ہوں۔ حق کے تلاش کرنے والے خود بخود منزل پالیں گے۔ اس مضمون کا مقصد ضد برائے ضد کو ختم کرنا اور اپنے آقا کریم ﷺ کے یوم ولادت باسعادت کے مبارک دن ۱۲ ربیع الاوّل، پیر کی برکتوں کو سمیٹنا ہے۔ تمام دلائل، حوالہ جات اہل حدیث اور دیوبند مکتبہ فکر کے علماء کے تحریر کیے گئے تاکہ سچائی قبول کرنے میں مسلک، عقیدہ رکاوٹ نہ بنے۔ آخر میں شیخ محقق، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب ماثبت بالسنۃ، اردو ترجمہ مومن کے ماہ وسال، ناشر دارالاشاعت کراچی، باہتمام محمد رضی عثمانی (مشہور دیوبندی عالم) طبع کی گئی ہے۔ ترجمہ اقبال الدین احمد

مشہور دیوبندی عالم کا ہے۔ مقدمہ مشہور عالم دیوبند مولانا مفتی محمد شفیع نے تحریر کیا ہے اور لکھا ہے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نام نامی اس کتاب کے مستند، معتبر ہونے کی ضمانت ہے۔

اس کتاب "مومن کے ماہ وسال" میں میلاد النبی ﷺ کی برکات کے حوالے سے ایک اقتباس پر خاتمہ کرتا ہوں۔ صفحہ نمبر ۸۵، ابن جوزی نے لکھا ہے کہ:

ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے، جب کہ اس کو ولادت رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کا یہ بدلہ ملا ہے کہ وہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لیے فرحت و مسرت سے ہم کنار ہو جاتا ہے، تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے اور آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتے ہیں۔ میری جان کی قسم! شب ولادت رسالت مآب میں اظہار مسرت کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے عام فضل و کرم سے اظہار مسرت کرنے والوں کو جنت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی منعقد کرتے آئے ہیں، محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں دیتے، کھانے وغیرہ پکواتے اور غریبوں کو طرح طرح کے تحائف تقسیم کرتے، خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ نیز ولادت باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور اپنے مکانوں کو مزین کرتے ہیں۔ ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنے کے خصوصی تجربے یہ ہیں کہ میلاد کرنے والے سال بھر تک اللہ کی حفظ و امان میں رہتے ہیں اور حاجت روائی و مقصود برآری کی خوشیوں سے جلد تر ہم آغوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے، جو میلاد النبی ﷺ کی شب کو عید مناتے ہیں۔

آدابِ محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (۱۲ پھول)

محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ''درحقیقت ذکر رسول ہے'' اور ذکر رسول کا عنوان اپنے اندر بے پناہ وسعت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے حسین تذکرے سے لے کر عجائبات ولادت، پاکیزہ بچپن اور عفت وحیا کے پیکر، شباب، نبوت ورسالت کے کمالات، معجزات خصوصاً بے مثل وبے مثال حسن وجمال، شیریں گفتار اور قیل وقال، حسن اخلاق اور سیرت باکمال یہ محافل کے عنوان ہوتے ہیں۔

محافل میلاد النبی ﷺ کے میلاد کا مقصد: سعادت وبرکات کا حصول ہے اور تبلیغ دین متین ہے تاکہ عاشقان رسول کے دلوں میں حب رسول کے ساتھ ساتھ اتباع رسول کا جوش اور ولولہ پیدا کیا جائے۔ محافل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کے سلسلے میں آداب محافل میلاد النبی ﷺ کا ہمیشہ خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ دلوں کو طمانیت، روحانیت اور نور ایمان حاصل ہو۔ خصوصاً اغیار ''منکرین میلاد'' کو ان پاکیزہ، بابرکت محافل پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے اور عشق ومحبت کے نام پر بے راہ روی اور گمراہی نہ پھیل سکے۔

منتظمین میلاد سے التماس: آپ کی خدمت میں دست بستہ گزارش ہے کہ آداب محافل میلاد النبی ﷺ کو یقینی طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ خدانخواستہ کثیر دولت خرچ کرنے کے باوجود ہم میلاد النبی ﷺ کی برکات سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے:

☆ حضرات وخواتین کیلئے باپردہ، الگ الگ انتظام کیا جائے (آنے جانے کے راستے بھی الگ ہوں)۔

☆ دوران میلاد شریف اذان خاموشی سے سن کر فرض نمازوں کا باقاعدگی سے ادائیگی کا باجماعت اہتمام کیا جائے۔

☆ محافل میں آنے والے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دست بستہ

درخواست باوضو، سر ڈھانپ کر، درود وسلام پڑھتے ہوئے ورنہ خاموشی سے ہمہ تن گوش متوجہ ہو کر سماعت فرمائیں۔ یاد رکھیں ذکر رسول عبادت ہے۔ ننگے سر اور بے وضو عبادت نہیں ہوتی۔

☆ منتظمین میلاد! ایسے ثناء خوان کا انتظام کریں جو باشرع، باریش، مسنون لباس، دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا، مستند کلام، درست تلفظ کے ساتھ (فلمی طرز کے بغیر) پڑھنے والا بلوائیں۔

☆ دوران ثناء خوانی پیسے لٹانا، نچھاور کرنا، اچھالنا نامناسب اور تہذیب کے خلاف۔ کسی باوقار انداز میں چھپا کر ثناء خوان کے قریب رکھ دیں۔ نمائش، ریاکاری اور دکھاوا کے ساتھ نیکی ضائع نہ کریں۔

☆ منتظمین میلاد! کسی ثقہ، مستند، مدلل، گفتگو قرآن وحدیث سے کرنے والے عالم دین کو میلاد النبی ﷺ کے پروگرام کی زینت بنائیں جو برکات میلاد النبی ﷺ اور سیرت مصطفی ﷺ کے بیان سے حاضرین اور سامعین میں اتباع رسول کا ذوق، شوق پیدا کرے۔ یہی میلاد النبی ﷺ کی اصلی غرض وغایت ہے۔ خصوصاً نماز باجماعت ادا کرنے کا وعدہ لیا جائے۔

☆ منتظمین میلاد! نقیب محفل کے طور پر کسی دینی سوجھ بوجھ رکھنے والے کا انتخاب کریں۔ جو ثناء خوان یا عالم دین کے اعلان سے پہلے کسی آیت کا ترجمہ یا حدیث رسول ﷺ کا حوالہ دے کر امام احمد رضا اور ان جیسے شعراء کے اشعار پڑھ کر جذبہ ایمانی میں جوش، ولولہ پیدا کرے۔ بے جا خوشامد، مبالغہ آرائی، لفاظی اور غلو پر مبنی گفتگو سے اجتناب کریں۔

☆ نقیب محفل اور ثناء خوان کی خدمت میں اپیل: نماز، روزہ، حج، زکوۃ، موت، قبر وحشر، جنت ودوزخ، سیدنا جبریل علیہ السلام، سیدنا عزرائیل علیہ السلام اور دیگر ملائک خصوصاً انبیاء کرام کا تذکرہ عامیانہ انداز، گھٹیا اور حقارت سے کرنا کفر ہے۔ (ایمان اور اعمال برباد)۔

☆ محافل میلاد میں تبرک، لنگر شریف، مٹھائی، پھل وغیرہ کے ساتھ "سنی لٹریچر" کتابوں کی صورت میں ادب و احترام سے تقسیم کرنا عادت بنائیں تا کہ عقائد اہلسنت میں پختگی آجائے۔

☆ دوران محافل میلاد النبی ﷺ آپس میں گفتگو کرنے، موبائل فون پر باتیں کرنے، ادھر اُدھر جھانکنے سے بہتر ہے ثناء خوان کی نعت اور عالم دین کی گفتگو ادب واحترام اور توجہ سے سنی جائے۔ یہی مقصد میلاد ہے۔

☆ منتظمین میلاد! دنیاوی مفادات، ذاتی تشہیر اور سیاسی مقاصد کے حصول کے پیش نظر ایسے مہمان سرکاری، سیاسی، کاروباری مت بلائیں جن کے آنے سے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے ناطہ ٹوٹ جائے۔ اور محافل میلاد میں خلل پیدا ہو اور پروٹوکول کے نام پر شور مچایا جائے، راستہ دو، راستہ دو یا چیخ چیخ کر نعرہ بازی کی جائے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔

☆ ذکر رسول ﷺ (نعت یا خطاب) سننے کا مقصد بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے دربار گوہر بار، جہاں (لے سانس بھی آہستہ کہ دربار نبی ﷺ ہے) کا قرب پانا اور اشک بار، پرنم آنکھوں سے حاضری "حضوری" ہے۔

اے وارثان منبر و محراب! اے خانقاهوں کے مسند نشینوں!
آقا کریم ﷺ کے دین کے وارث اور محافظ ہونے کے ناطے سنجیدہ ، متانت سے قرآن و حدیث کے دلائل سے مزین محافل میلاد کا انعقاد یقینی بنانے کیلئے

یہ درد بھرا پیغام آپ سب کے نام

☆☆☆